مزارعتِ رضا میں
کشتِ نعت
(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں نعتیں)
راجا رشید محمود
فقیہِ اعظم پبلی کیشنز

مزارعتِ رضا میں

کشتِ نعت

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں نعتیں)

راجا رشید محمود

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

احمد رضا کی نسبت محمود وہ ہے، جس نے
آدابِ مدحِ سرور ﷺ مجھ کو سکھا دیے ہیں

ISBN 969-9079-27-4

9 789699 079276 >
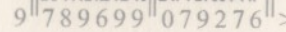
کتاب	مزارعتِ رضا میں کشتِ نعت
تصنیف	راجا رشید محمود
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف
کمپیوٹر کوڈ	RAJA_SB\Naat\Final.inp
اشاعت اوّل	رمضان کریم ۱۴۳۷ھ/ جون 2016ء
صفحات	112
مطبع	BPH پرنٹرز، لاہور
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف
ملنے کا پتا	ایوان نعت، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ محبت

سرکار ابد قرار ﷺ اللہ تعالیٰ کے ممدوح ہیں--- اللہ نے انھیں رءوف، رحیم، شاہد، شہید، مبشر، بشیر اور سراج منیر کہا--- قرآن کی صورت ان کی نعت کہی، انھیں ''محمود'' بنایا اور ''محمد'' نام سے سرفراز فرمایا---

حضور پرنور ﷺ نے بھی اپنے خالق، مالک اور مادح جل جلالہ کی یوں حمد کی کہ حمد کا حق ادا کر دیا، جبھی تو آپ ''حامد'' ٹھہرے، بلکہ رب کائنات نے انھیں اپنا سب سے بڑا ''حامد'' قرار دیتے ہوئے صیغہ تفضیل کے ساتھ ''احمد'' کے لقب سے ملقب فرمایا اور زبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یوں اعلان کروایا:

یَأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ أَحْمَدُ---[الصف:٦]

اللہ تعالیٰ نے حمد کا حق ادا کرنے والے اپنے حبیب کو یوں ''محمد'' اور ''محمود'' بنایا کہ ہر دور میں ان کی نعتیں کہی جاتی رہیں اور کہی جاتی رہیں گی اور یوں ہمیشہ آپ کا چرچا رہے گا--- ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے ان کے ذکر کی بلندی کا اعلان فرما رکھا ہے:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ٥---[الشرح:۴]

حروف ابجد کے حساب سے ''احمد'' کے عدد ۵۳ ہیں، اسی مناسبت سے زیرِ نظر مجموعہ میں ۵۳ نعتیں شامل کی گئی ہیں--- اس مجموعہ کے نعت نگار، شاعر نعت

راجا رشید محمود ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی نعت گوئی کے لیے منتخب فرمالیا ہے، جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ نعت کے لیے وقف ہے--- وہ اب تک ۸۵/ دواوین نعت تصنیف کر چکے ہیں، جن میں ۵۷ شائع ہو کر اہل علم وفن اور ارباب عشق ومحبت سے سند قبولیت پا چکے ہیں--- احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت گوئی کے فیض سے وہ چھ حمد یہ دیوان بھی مرتب کر چکے ہیں--- ان کے اسی ذوق حمد وثنا سے ماہ نامہ نور الحبیب کو یہ اعزاز نصیب ہوا کہ سال ہا سال سے ایک ہی ردیف وقافیہ میں ان کی کہی ہوئی حمد ونعت ہر ماہ مسلسل شائع ہو رہی ہے---

یوں تو شاعر نعت درجنوں نعتیہ دیوانوں کے نعت نگار ہیں، تاہم زیر نظر دیوان نعت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تمام نعتیں سلطان نعت گویاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ کلام حدائق بخشش کی منتخب نعتوں کی زمین میں کہی گئی ہیں اور یہ سنہ ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۶ء تک سلسلہ وار نور الحبیب کی زینت بنتی رہی ہیں--- یہ بلند پایہ نعتیں جہاں سرکار ابد قرار ﷺ سے محبت کی آئینہ دار ہیں، وہیں امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت اور آپ کی نعت گوئی کو خراج تحسین پیش کرنے کا ایک انداز بھی ہے---

ہم ادارہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور شریف کی طرف سے اسے شائع کرتے ہوئے بے پایاں مسرت محسوس کر رہے ہیں--- خدا کرے بارگاہ رسالت پناہ میں یہ ہدیہ عقیدت شرف قبولیت سے نوازا جائے--- اللہ تعالیٰ اس کے مصنف محترم راجا رشید محمود صاحب کو صحت وعافیت کے ساتھ مزید نعت گوئی کی سعادتوں سے بہرہ یاب فرماتا رہے---

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس صلی اللہ تعالیٰ و سلم علیہ و علی آلہ و اصحٰبہ اجمعین

بصیر پور شریف — (صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری
۱۷/ رمضان کریم ۱۴۳۷ھ — مدیر اعلیٰ ماہ نامہ نور الحبیب

لُمعاتِ مَحبّت

''ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا''

مداحِ پیمبر ﷺ جو ہے ، پیارا ہے ہمارا
جو ایسا ہی بخت ہے ، اپنا ہے ہمارا

مداحی کا اسلوب انوکھا ہے ہمارا
کہتے ہوئے دل زور سے دھڑکا ہے ہمارا

یہ دیکھ لو ، ہم ذکرِ پیمبر میں مگن ہیں
یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا

ہم مسکن سرکارِ مدینہ ﷺ کو چلے ہیں
دل یاد میں آقا ﷺ کی جو تڑپا ہے ہمارا

سرور ﷺ سے جو ہیں دور، ہم ان کے ہیں مخالف
ہیں جتنے ثنا گو ، وہ قبیلہ ہے ہمارا

آقا ﷺ کی وساطت سے رسا ہو گئے رب تک
کس درجہ مؤثر یہ وسیلہ ہے ہمارا

ہنس کر ہمیں محشر میں نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں
گو آگے گناہوں کا پُلندا ہے ہمارا

ہم خادم خدام غلامانِ نبی ہیں
بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا

کیوں اِس کو ریا سے کیا جاتا ہے ملوّث
کیوں نعت کی محفل میں دکھاوا ہے ہمارا

محمود کہیں ہاتفِ غیبی سے سنیں ہم
دربارِ پیمبر ﷺ میں بلاوا ہے ہمارا

’’ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا‘‘

اذکارِ پیمبر ﷺ میں جو جینا ہے ہمارا
یہ فن، یہ ہنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا

جس ماہ میں سرکار ﷺ کا مولود ہوا تھا
بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا

تسبیح کیے جائیں گے ہم اسمِ نبی ﷺ کی
معمور عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا

ہجرت کے سمے رب نے پیمبر ﷺ سے کہا تھا
مکہ تھا تمہارا تو مدینہ ہے ہمارا

جس دن سے بسایا ہے یہاں ’’صَلِّ عَلٰی‘‘ کو
اس روز سے یہ قلب مدینہ ہے ہمارا

لائیں گے اسے سامنے میزاں کے فرشتے
الفت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا

محمود جو ہے حبِ نبی ﷺ اس کا سٹیئرنگ
منجدھار میں محفوظ سفینہ ہے ہمارا

"واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا"

بندے! یہ ورد جو ہے "صل علیٰ" کا تیرا
رہنما اس میں ہے اللہ تعالیٰ تیرا

ان ﷺ سے الفت کا اگر سچا ہو دعویٰ تیرا
لطف سرکار ﷺ سے بھر جائے گا کاسہ تیرا

نعت کہنے میں مددگار ہو جذبہ تیرا
ورنہ کس کام کا ایہام و کنایہ تیرا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو ہو مرنا تیرا
قدسی کہتے ہیں اسے دائمی جینا تیرا

خوش مقدر ہے، اگر نعتیں رقم کرنے کو
سرخم روز رہا کرتا ہے خامہ تیرا

تو سخن گو ہے، پسند آئے نہ کیوں خالق کو
مدحِ سرور ﷺ میں عقیدت بھرا لہجہ تیرا

آج لب پر ہے ترے اسم رسولِ آخر ﷺ
حال ایسا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا تیرا

روح پر سایۂ انوار نہ کیسے ہوتا
ذکرِ سرکار ﷺ پہ کیا قلب نہ دھڑکا تیرا

روز نعلینِ نبی ﷺ سر پہ رکھی پاتا ہے
کیوں نہ تعبیر کو پا لے گا یہ سپنا تیرا

سر کے بل چلنا عقیدت سے، خدا کے بندے!
شہرِ سرکار ﷺ سے جب آئے بلاوا تیرا

دیکھ کر گنبدِ اخضر ﷺ کو نگاہیں جھک جائیں
اور، دروازے پہ جھک جائے سراپا تیرا

جنت آقا ﷺ کے سرہانے کی جو دیکھی تو نے
یہ سمجھ لے کہ ہوا خلد ٹھکانا تیرا

تیرے آقا ﷺ کا تو دنیا نے نہ پایا سایہ
دیکھا دنیا کی ہر ایک چیز نے سایہ تیرا

راہ جو سیرتِ سرور ﷺ نے دکھائی تجھ کو
ہے ضروری تو اسی راہ پہ چلنا تیرا

دیکھ کر روضہ تری جان میں جاں آئے گی
خون اعمالِ شنیعہ نے نچوڑا تیرا

حشر کے روز عصا "صل علیٰ" کا ہو گا
تیری لغزیدہ خرامی میں سہارا تیرا

صرف آقا ﷺ کی شفاعت ترے کام آئے گی
پیش جب ہو گا گناہوں کا پلندا تیرا

دفنِ طیبہ کی اجازت تجھے آقا ﷺ دیں گے
رنگ لائے گا یہ محمود ارادہ تیرا

"محمد ﷺ مظہر کامل ہے حق کی شانِ وحدت کا"

اگر نغمہ لبوں پر ہے تمھارے، مدحِ حضرت ﷺ کا
سمجھ لو، دوستو! تم پر کرم ہے ربّ العزت کا

مرے دل میں جو جذبہ ہے عقیدت کا، ارادت کا
اسی سے رشتہ قائم ہے مرا آقا ﷺ سے نسبت کا

نہیں جن کا مدینے سے تعلق کچھ محبت کا
تعلق میرا کب ایسوں سے ہے "صاحب سلامت" کا

نبی مغرب کو واپس عصر کی صورت میں لے آئے
یہ اک اظہار تھا ادنیٰ سا اعجازِ رسالت کا

ملیں قوسین تو کیا اک دائرہ تشکیل پایا تھا
یہ اِک اجمال بالتفصیل ہے سرِّ حقیقت کا

سناؤ دوستو، باتیں نبی ﷺ کے شہر کی مجھ کو
یہی تو ہے علاج آخر کو آزردہ طبیعت کا

ہر اک قولِ نبی ﷺ جب قولِ خلاقِ دوعالم ہے
ذخیرہ ہیں احادیثِ نبی ﷺ اقوالِ حکمت کا

نبی فاتح کی صورت میں جو مکہ میں ہوئے داخل
رویّہ آپ کا تھا درگزر کا، عفو و رحمت کا

رہے گا وفرِ الطاف و عنایاتِ شہِ والا ﷺ
مددگار و معاون روزِ محشر ساری امت کا

وہ بندہ جو الرجک ہے نبی کی نعت و مدحت سے
تعلق ایک قائم ہے مرا اس سے خصومت کا

مجھے محمودؔ اتنی اپنے آقا ﷺ سے عقیدت ہے
زباں منہ میں ہے مدحت کی، قلم ہاتھوں میں مدحت کا

"محمد ﷺ مظہر کامل ہے حق کی شانِ وحدت کا"

مرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر کی، کرم مجھ پر ہے قدرت کا

رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلق ہے
جہاں میں نور پھیلایا نبی ﷺ نے مہرِ وحدت کا

پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفیٰ ﷺ یوں ہے
قیامِ حشر تک سکہ چلے گا دینِ فطرت کا

دیا اس کو خدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اس نے ان کی سیرت کا

ہے دوزخ دشمنانِ سرورِ کونین ﷺ کی خاطر
غلامانِ پیمبر ﷺ کے لیے ہے باغ جنت کا

جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیع الاوّلِ سرکار ﷺ کی صبحِ سعادت کا

اسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صحبت کا

لگایا بدر میں زخم ایسا اُس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا

مجھے مصروفیت نعتِ رسول پاک ﷺ کی ہو گی
ملے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا

کرم فرمائیں گے آقا مگر کچھ ہم بھی تو سدھریں
نہیں پوشیدہ سرور ﷺ کی نظر سے حال ملت کا

کیا آقا نے ٹکڑے چاند کو محمود، پھر جوڑا
یہ تھا اک معجزہ صرف ان کی انگشتِ شہادت کا

"محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا"

رہوں کیوں منتظر ہر پل نہ میں صبحِ قیامت کا
نظارہ دیدنی جب ہو گا خورشیدِ شفاعت کا

نبی ﷺ کے شہر سے دوری اگر باعث ہے رقّت کا
وہاں پر حاضری میں بھی کرم ہے ابرِ رحمت کا

یہی "تِلْكَ الرُّسُلُ" کے فقرۂ خالق سے ظاہر ہے
ملا ہے امتیاز آقا ﷺ کو نبیوں علیہم السلام پر فضیلت کا

یہ اک خوابِ مسرت دیکھ کر جیتا ہوں دنیا میں
بقیعِ پاک میں لوں گا مزا میں خوابِ راحت کا

نبی ﷺ کے پاک گنبد کا اِسے حاصل ہے نظّارہ
یہی اعزاز ہے سب سے بڑا میری بصارت کا

صحابہ رضی اللہ عنہم سرورِ عالم ﷺ کے، اہلِ بیت رضی اللہ عنہم آقا ﷺ کے
اُنھیں اعزاز صحبت کا ، اِنھیں تمغا قرابت کا

یہ ہے آرام گاہِ مصطفیٰ ﷺ ، وہ آپ کا مولد
میں قائل کیوں نہ ہوں گا طیبہ و مکہ کی حرمت کا

نہیں تقدیر کے لکھّے کا کوئی خوف ناعت کو
وہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے یارو! نجم قسمت کا

عطائیں مصطفیٰ ﷺ کی، کندہ ہوں گی جس کی آنکھوں پر
نظارہ حشر میں ہو گا اسے عینِ عنایت کا

نبی ﷺ کی شان میں گستاخی منتج قتل پر ہو گی
یہی تو امتحاں ہے اصل میں مومن کی غیرت کا

سبب محمودؔ میری خدمتِ نعتِ نبی ﷺ کے ہیں
ندا ہاتف کی ، فرمانِ مشیت ، حکمِ فطرت کا

”مہر ہے مشعلہ افروزِ شبستاں کس کا“

ذوقِ نصرت ہے مددگارِ غریباں کس کا
درِ والا ہے کفالت گہِ انساں کس کا

جاری ہر سمت ہے یہ چشمۂ فیضاں کس کا
لطف کس کا ہے ، کرم کس کا ہے ، احساں کس کا

کیا ملن رات تھی ، کیسا تھا ضیافت خانہ
میزباں کون تھا اور کون تھا مہماں کس کا

حرفِ ”مَا یَنۡطِقُ“ کرتا ہے اشارہ کس سمت
کس کا فرمان کہا جاتا ہے فرماں کس کا

بامِ عزت پہ غلاموں کو بٹھایا کس نے
اور ممنون ہوا طبقۂ نسواں کس کا

چاہیے کس کی طرف کس کا وسیلہ سب کو
معرفت خالقِ عالم کی ہے عرفاں کس کا

کون ہے ارحم و رحمٰن و لطیف و کافی
بعثت آقا ﷺ کی مسلماں پہ ہے احساں کس کا

حشر کو جانا ضروری تو سبھی کا ٹھہرا
ہے درود ایسے سفر کے لیے ساماں کس کا

ایک بے مایہ بھی ، عاصی بھی ، مُسِن بندہ بھی
شہر سرکار ﷺ پہنچنا ہوا آساں کس کا

یہ جو محمود نہیں ہے تو بتاؤ ، لوگو!
نعت گوئی میں ہے دل شاداں و فرحاں کس کا

’’گلے سے باہر آسکتا نہیں شورِ فغاں دل کا‘‘

دکھائیں تو دکھائیں کس کو ہم دردِ نہاں دل کا
سوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں ہے مہرباں دل کا

رہا مہجوریٔ طیبہ میں صحرا بیکراں دل کا
پھلا پھولا رہا جو حاضری میں گُل ستاں دل کا

زبان و قلبِ احقر میں تطابق کی یہ صورت ہے
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا شعر نکلا ترجماں دل کا

نہیں ہے یا کہ ہے اس میں محبت سرورِ دیں ﷺ کی
یہی میزان پر پوچھیں گے، ہو گا امتحاں دل کا

سوا سرکارِ ہر عالم ﷺ کے، یا ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے
کوئی بھی آج کے دن تک نہیں ہے میہماں دل کا

جو خوش کرتا ہے اِس کو ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے
ہمیں روزانہ مل جاتا ہے کوئی قدرداں دل کا

یہ جو لکھتے چلے جاتے ہیں نعتیں سرورِ کل ﷺ کی
زبانِ خامہ پر رکھا ہے ہم نے ارمغاں دل کا

ہمیں دل سے محبت ہے، کریں گے اس کو کیوں ضائع
نبی ﷺ کے غیر کی تعریف کرنا ہے زیاں دل کا

سببِ حرمین سے الفت کا ہے محمود اک یہ بھی
نظر کا پاسباں کعبہ ہے، طیبہ پاسباں دل کا

”گلے سے باہر آسکتا نہیں شورِ فغاں دل کا“

وہ جس پر پڑ گیا پرتو پیمبر ﷺ کے خصائل کا
یہ وہ مومن ہے، رتبہ جس نے پایا مردِ کامل کا

طلب کرنا مدد سرکار ﷺ کی اک مردِ عاقل کا
یقینی کر گیا اک پل میں عنقا ہونا مشکل کا

رسائی خالقِ کُل عالمیں تک کچھ نہیں مشکل
رہِ آقا ﷺ جو لے گا، وہ پتا پائے گا منزل کا

کرے گا خیر مقدم لازماً داروغۂ جنت
درودِ پاکِ محبوبِ خدائے کُل کے عامل کا

جہاں نے پہلے اعلانِ نبوت سے بھی یہ دیکھا
چکایا منصفِ اعلیٰ نے ہر جھگڑا قبائل کا

جو کافی نے کیا منظوم اس کا ترجمہ، پڑھنا
کیا جو ترمذی نے ذکر آقا ﷺ کے شمائل کا

طلب سے بھی سوا ملتا ہے اور عزت بھی ملتی ہے
سواگت ایسے ہوتا ہے درِ سرور ﷺ پہ سائل کا

ہو مولودِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ کی جو محفل
سلامِ دست بستہ کو سمجھنا مغز محفل کا

عمل احکامِ سرور ﷺ پر کریں جو ملک کے باسی
مسائل حل ہوں اور پورا خسارہ ہو وسائل کا

صلہ مداحئ سرکار ﷺ کا رب سے ملا وافر
کبھی سوچا نہیں محمود میں نے گرچہ حاصل کا

"الٰہی! چاک ہو جائے گریباں ان کے بسمل کا"

درودِ سرورِ دیں ﷺ سے رکھے وہ رابطہ دل کا
جسے ڈر حشر کے ہنگام میں ہو عدلِ عادل کا

بہی بخت آدمی وہ ہے جو پیہم ذکر کرتا ہے
پیمبر ﷺ کے فضائل کا، خصائل کا، شمائل کا

نظر میں مصحفِ معراج کا ایسا ضمیمہ ہے
کہ جس میں تذکرہ ہے وصل کا اور رب کے واصل کا

وہ جو اوحیٰ فاوحیٰ کے حوالے سے جھلکتا ہے
اسی میں بھید پنہاں پاؤ گے مرسَل کا، مرسِل کا

اخوت کا بتایا راستہ سرکار ﷺ نے، جس سے
مداوا کر دیا اک آن میں ہر ایک مشکل کا

نظامِ مصطفیٰ لاؤ تو سب حرفِ غلط ہوں گے
جو دُکھڑا ہے مسائل کا، جو گھاٹا ہے وسائل کا

نبی ﷺ کے شہرِ دل کش کا جونہی ذکرِ لطیف آیا
اثر پلکوں پہ پایا اُنس کے اشکوں کی جھلمل کا

جونہی مل بیٹھیں مومن، وہ درود و نعت پڑھتے ہوں
سلامِ دست بستہ کیوں نہ ہو اعزاز محفل کا

یہاں جو مادح و ناعت ہے، جب جنت میں جائے گا
اسی کو تاج پہنائیں گے قدسی میرِ محفل کا

درودِ مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں محمودِ احقر کو
دکھایا راستہ وجدان نے عرفاں کی منزل کا

”صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا“

بندۂ آقا جو ہے، وہ یوں ہے شیدا نور کا
اس کو ہوتا ہے صباح و شب نظارہ نور کا

جب ربیع النور کی بارہ (۱۲) امید افزا ہوئی
آدمیت پر ہوا اس دن سے غلبہ نور کا

قرنِ اوّل سے جو تا امروز دیکھا تو کھلا
نعت کے ہر شعر نے اوڑھا لبادہ نور کا

لاتے لے جاتے پیاماتِ خدا و مصطفیٰ ﷺ
پھیرے پر دیکھا کیے اصحاب پھیرا نور کا

جامۂ بشریت آقا ﷺ ہے سب کے سامنے
ہے مگر ذاتِ حبیبِ حق کا سانچا نور کا

جن کے باعث عام ہے نورِ ہدایت ہر طرف
ہے احادیثِ نبی ﷺ کا نکتہ نکتہ نور کا

ان کی سیرت پر جمائے نظریں جب بندہ کوئی
آنکھ کی پُتلی پہ ہو گا نقش نقشہ نور کا

دل کی آنکھوں سے جو دیکھو گے تو آئے گا نظر
قبۂ اخضر علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے گردا گرد ہالہ نور کا

شائبہ تک بھی نہ ہو ناکامیابی کا اسے
پہنچے شہرِ مصطفیٰ میں جو ہے جویا نور کا

مدحِ طیبہ میں جو سوچا تو کھلا اتنا کہ ہے
ذرّۂ خاکِ مدینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام استعارہ نور کا

جو بقیعِ پاک میں مدفون ہے، اس شخص نے
طیبہ میں زیرِ زمیں پایا خزانہ نور کا

نورِ محبوبِ خدائے پاک پیشانی میں تھا
اس لیے تھا آدمِ خاکی علیہ السلام کو سجدہ نور کا

اور پردوں کی تو گنجائش شبِ اسرا نہ تھی
درمیانِ ربّ و سرور ﷺ بس تھا پردہ نور کا

سوچو تو پابندِ سدرہ حضرتِ جبریل علیہ السلام کا
دیکھتے رہنا سوئے رحمان جانا نور کا

ہے پئے تفہیمِ انساں کے لیے اِسرا کی بات
نور تک سندیسا نوری لے کے آیا نور کا

اپنے مظہر کی طرف، اپنائیت کے ذوق سے
”اُدنُ مِنّی“ کہنا ہے گویا لپکنا نور کا

نور اصلاً ہے خدا اور اس کے مظہر ہیں نبی
ماہ و خورشید و کواکب ہیں خلاصہ نور کا

قریۂ سرکار ﷺ میں محمودؔ جب حاضر ہوا
پایا لہراتا مدینے پر پُھریرا نور کا

"ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ وا"

ذکرِ آقا ﷺ میں مری بے اختیاری واہ وا
نام ہے سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ جاری ، واہ وا

حبذا یہ غم ، یہ سیلِ اشک باری واہ وا
یادِ آقا ﷺ دل میں ہے جاری و ساری ، واہ وا

مالک و مختارِ موجود و عدم ہوتے ہوئے
زندگی آقا ﷺ نے عسرت میں گزاری ، واہ وا

یاد کے سورج کی کرنیں دل کے آنگن میں پڑیں
یہ کرم ، یہ لطف حسن زرنگاری واہ وا

پرتوِ اوصافِ ذاتِ کبریا ان ﷺ کا وجود
ان کی اُس سے ، اُس کی ان سے ہم کناری واہ وا

ساکنِ سدرہ رہِ عرشِ بریں ہی میں رہا
لامکاں کو تھی رواں ان ﷺ کی سواری ، واہ وا

جِدّ و جُہدِ زندگی کے واسطے منزل ہے یہ
اسوۂ سرور ﷺ ہے وجہِ کامگاری ، واہ وا

نسبتِ نعلین سے ہے محترم خاکِ حجاز
ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری ، واہ وا

کاسۂ سر میں جسے مل جائے ان کے در سے بھیک
مرحبا اس کا مقدر ، وہ بھکاری واہ وا

ہیبت و شوکت گدایانِ درِ دولت کی ہے
کپکپی شاہانِ عالم پر ہے طاری ، واہ وا

روشنی بخشِ دلِ مذنب ہے یادِ مصطفیٰ ﷺ
جوئبارِ نور کا دھارا ہے جاری واہ وا

جاننا چاہو مقامِ سرورِ عالم ﷺ اگر
ترمذی ، مشکوٰۃ ، مسلم اور بخاری واہ وا

حضرتِ بوبکر و فاروق و غنی و مرتضیٰ رضی اللہ عنہم
مصطفیٰ صلِ علیٰ کی چار یاری واہ وا

شعر جب صبح و مسا مدحِ پیمبر ﷺ میں پڑھیں
قدسیوں تک میں نہ کیوں ہو گی ہماری واہ وا

مومنو! بھیجو درودِ پاک کا ہدیہ انھیں (ﷺ)
ہو گیا اللہ کا فرمان جاری واہ وا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ پر کتنے ذوق و شوق سے
غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جان اپنی واری ، واہ وا

مرحبا ، صلِ علیٰ ، اہلِ فلک کہنے لگے
نعت سننے پر زباں جب بھی پکاری "واہ وا"

کونپلیں احساس کی مرجھا چلیں محمودؔ جب
آئی اُن ﷺ کے ابرِ رحمت کی سواری واہ وا

دل نواز و دل پذیر و دل نشین و دل ربا
ہو گئی محمودؔ سے کیا نعت پیاری واہ وا

"خراب حال کیا، دل کو پُر ملال کیا"

مدیح آقا ﷺ نے احقر کو یوں نہال کیا
کہ بے نیازِ شب و روز و ماہ و سال کیا

نبی ﷺ ہیں منبع و مصدر ہر ایک خوبی کے
کچھ اس طرح سے انھیں رب نے بے مثال کیا

خدا نے حسنِ مکمل حضور ﷺ کو بخشا
اُسی نے عشق کی تجسیم کو بلال رضی اللہ عنہ کیا

قبالہ حشر میں پائے گا سرخروئی کا
زباں کو ذکرِ پیمبر ﷺ میں جس نے لال کیا

نبی کے ذکر میں تفریط سے بچا کے مجھے
خدا نے راہروِ راہِ اعتدال کیا

وہ خوش نصیب اسی وقت خلد میں پہنچا
کہ جس نے شہرِ پیمبر ﷺ میں انتقال کیا

مطالعے میں جو سیرت حضور ﷺ کی آئی
تو زخمِ معصیت کا اس نے اندمال کیا

مجھے یہ راہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے دکھائی ہوئی
کہی جو نعت نبی ﷺ، ساتھ ذکرِ آل رضی اللہ عنہم کیا

عطا حضور ﷺ کی سایہ فگن ہوئی فوراً
جونہی خطا نے مجھے غرقِ انفعال کیا

درود جاری تو ہونا ہی تھا لبوں پہ مرے
نکیرِ قبر نے جب تیسرا سوال کیا

تمام درد و غم و رنج ہو گئے عنقا
مرے عمل نے جو "صَلُّوا" سے اشتغال کیا

علیل بُعدِ مدینہ نے کر دیا تھا اسے
حصولِ "ویزا" نے محمود کو بحال کیا

"نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا"

نعت پڑھتا جو مدینے کو سخن دان گیا
سمجھو ، فی الفور پئے روضۂ رضوان گیا

میں نے ہر بار ہتھیلی پہ جمائی سرسوں
یہ لیا نام نبی ﷺ اور وہ بحران گیا

جاں نثارانِ پیمبر کی جو سیرت پڑھ لی
میں ہر اک دشمنِ سرکار کو پہچان گیا

جس کو قرآن و احادیث سے آگاہی تھی
نعت وہ کہتا ہوا شان کے شایان گیا

جو تھے بوجہل کے پیرو ، وہ جہنم کو گئے
خلد کو شان سے ہر پیروِ حسّان رضی اللہ عنہ گیا

دل کے قرطاس پہ جب اسم پیمبر لکھا
خامۂ الفتِ آقا ﷺ کو جہاں مان گیا

بحرِ عصیاں میں مجھے جب بھی بھنور نے گھیرا
وردِ صلوات سے ٹل پل میں وہ طوفان گیا

غلبۂ مدحتِ سرور ﷺ سے ہیں عنقا فکریں
دل میں ہیجان در آیا تھا کہ خلجان گیا

اور تو سب کا تعلق تھا کہ ڈاک آتی تھی
عرش کو نبیوں میں بھی کب کوئی مہمان گیا

آنے جانے میں یہ درویشی و سلطانی تھی
طیبہ میں جو تھا گدا ، گھر کو وہ سلطان گیا

عظمت و قدرتِ سرکارِ جہاں ﷺ کو مانو
جس کا ایقاں نہ رہا ، اس کا تو ایمان گیا

مجھ کو محمود خطاؤں کا تھا اتنا احساس
جب گیا شہرِ پیمبر ﷺ کو ، پشیمان گیا

''جب کہ پیدا شہِ انس و جاں ہو گیا''

خُلقِ آقا ﷺ جہاں حکمراں ہو گیا
اس ریاست میں امن و اماں ہو گیا

پیشِ محبوبِ رب ﷺ ارمغاں ہو گیا
مصرع کوئی جو شایانِ شاں ہو گیا

شکرِ رب ! ایک اک شعر گوئے وطن
مدح گوئے شہِ مرسلاں ﷺ ہو گیا

اُن ﷺ کی جاں کی قسم کھائی قرآن نے
اس سے رتبہ نبی ﷺ کا بیاں ہو گیا

چترِ ''صلِ علیٰ'' اِس جہاں میں جو تھا
حشر میں سایۂ سائباں ہو گیا

ملنا چاہا جو مالک نے محبوب ﷺ کو
جا ملاقات کی ، لامکاں ہو گیا

پھول جب مدحِ محبوبِ حق ﷺ کے کھلے
دل کا صحرا مرا گل ستاں ہو گیا

جب بیاں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا ہوا
سارا ماحول عنبر فشاں ہو گیا

شہرِ آقا ﷺ پہنچنے ہی کی دیر تھی
جو تھا ناشادماں ، شادماں ہو گیا

غیرِ سرکارِ والا ﷺ کی مداحی میں
یہ سمجھ لے کہ دل کا زیاں ہو گیا

نعت گاتا ہوا ، پڑھتا ''صلِ علیٰ''
سُوئے طیبہ رواں کارواں ہو گیا

نعت کہنے کو محمود خامہ چلا
نور کا ایک چشمہ رواں ہو گیا

"طائرِ سدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب"

رَبِّ عالم کے ہیں محبوب جو سلطانِ عرب
عرش سے کم ہے کہاں عرشۂ ایوانِ عرب

چھچھاتا ہوا آتا ہے نظر طیبہ میں
"طائرِ سدرہ نشیں ، مرغِ سلیمانِ عرب"

لاتا ، لے جاتا تھا پیغام کبوتر کی طرح
"طائرِ سدرہ نشیں ، مرغِ سلیمانِ عرب"

کس نے گویائی عطا کی ہے عجم والوں کو
کون ہے جانِ عرب ، شانِ عرب ، آنِ عرب

میرے سرکار ﷺ کا مولد ہے وہاں، گھر ہے وہاں
یوں مرے دل میں جنم لیتا ہے ارمانِ عرب

معرفت آقا و مولائے جہاں ﷺ کی سمجھو
فضلِ خالق سے اگر تم کو ہو عرفانِ عرب

اختیارات پیمبر ﷺ کو خدا نے بخشے
ہیں عوالم کے نگہبان ، نگہبانِ عرب

جامعاتی جو نظام آج نظر آتا ہے
اصل ہے اس کی ، پیمبر کا دبستانِ عرب

عبقری پیدا ہوئے ، نابغہ اس سے نکلے
ایسا دنیا میں انوکھا تھا دبستانِ عرب

گنگ ہیں میرے پیمبر کی حدیثیں سن کر
ہوں عجم کے وہ سخن داں کہ سخن دانِ عرب

سید و سرورِ عالم ﷺ کے ثنا گستر تھے
بن رواحہ ہوں کہ کعبین کہ حسانِ عرب

سب غلامانِ پیمبر ﷺ ہیں ہمارے آقا
ہوں وہ شقران کہ سالم ہوں کہ سلمانِ عرب

ساری دنیا کے مضامین مجسم دیکھو
ان کی پیشانی پہ مرقوم ہے عنوانِ عرب

نام لیوا ہیں پیمبر ﷺ کے زمانے بھر میں
پھولتا پھلتا نظر آتا ہے بستانِ عرب

پوری ملت پہ اثر اس کا ہے میرے آقا ﷺ!
شرقِ اوسط پہ جو ادبار ہے ، بحرانِ عرب

مکہ و طیبہ کے محمود حرم ہیں اس جا
اہلِ اسلام پہ بے شک ہے یہ احسانِ عرب

"گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر"

حیثیت پائی ہے یثرب نے جو طیبہ ہو کر
سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر

اُنس و اخلاص و محبت کا حوالہ ہو کر
میں زمانے میں رہا ناعتِ آقا ﷺ ہو کر

قصرِ قوسین میں پہنچے جو حبیبِ خالق ﷺ
سامنے رب کے تھے یکتائی کا پردہ ہو کر

مجتمع در پہ نہ کیوں ہوں گے ملاءِ اعلیٰ
اسمِ سرکار ﷺ جبیں آپ جو تنہا ہو کر

جس نے سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے ٹکڑا پایا
وہ شہنشاہوں سے اچھا رہا منگتا ہو کر

آج دن رات جو تُو "صلِ علیٰ" کہتا ہے
حشر میں حال ملے گا تجھے فردا ہو کر

جو سمو لائے نگاہوں میں نبی ﷺ کا روضہ
اس سے ملتا ہوں میں اخلاص سراپا ہو کر

حال پُچھوائیں ملائک سے پیمبر ﷺ جس کا
اس کو کیا کرنا ہے اے دوستو! اچھا ہو کر

اسمِ سرکار ﷺ کو میں چوم لیا کرتا ہوں
سامنے آنکھوں کے آتا ہے جب اِملا ہو کر

حیثیت رکھتے تھے آقا ﷺ سے تعلق رکھ کر
آج بے وقر ہیں ہم طالبِ دنیا ہو کر

یوں تو محمود سے جو چاہو، وہ باتیں سن لو
پر یہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں رہا کرتا ہے گونگا ہو کر

"تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک"

لقائے قبۂ خضرا سے ہے لقائے فلک
نظر میں کیوں نہ ہو تصویر خوش نمائے فلک

بنی جو نعلِ نبی ﷺ باعثِ صفائے فلک
جہان بھر کو دے تابانیاں ضیائے فلک

سروں کو حشر تک رکھیں نہ کیوں جھکائے فلک
کہ نورِ آقا و مولا ﷺ سے جگمگائے فلک

جب اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے سفر شروع ہوا
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ میں گنگنائے فلک

حضور ﷺ ملنے جو آئے خدا سے تو اس نے
اس ایک رات کی خاطر سبھی سجائے فلک

جو آئیں اس پہ رسول کریم ﷺ کی پیزار
تو یہ تھا عز و وقار و شرف برائے فلک

مرے حضور ﷺ زمان و مکاں سے آگے گئے
جناب عیسیٰ علیہ السلام تو ہیں صرف آشنائے فلک

دنا کے قصر تک سرکار ﷺ کو پہنچنا تھا
بجائے سدرہ و عرش بریں ، بجائے فلک

سفر حضور ﷺ کا ، خوشبو کا ایک جھونکا تھا
کسی کو تیزیٔ رفتار کیا بتائے فلک

نبی نے دیکھا تھا اس کی طرف گزرتے ہوئے
ہے عطر بیز اسی روز سے فضائے فلک

نگاہِ اُنس سے جو خاکِ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے
پیام لاتی ہے اس کے لیے ہوائے فلک

نہایت آقا ﷺ کی معراج کی خدا جانے
نبی ﷺ کے پہلے قدم پر تھی انتہائے فلک

رشید قبۂ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی سمت جھک جھک کر
زمیں کو عظمتیں سرکار ﷺ کی بچھائے فلک

"کہتا رہا کہ جانبِ عصیاں نہ آئے دل"

زیرِ عطائے سرورِ دیں ﷺ ہے خطائے دل
احسان جتنے ان کے ہیں ، کیسے بھلائے دل

بندہ سنائے اور کسے ماجرائے دل
محبوبِ حق ﷺ ہی سے ہے فقط التجائے دل

میرا ثنائے شاہ ﷺ میں یوں چہچہائے دل
دیکھیں بروزِ حشر فرشتے وفائے دل

تدفینِ طیبہ ہے جو مرا مدعائے دل
اس سے فنائے جسم بنے گی بقائے دل

چاہو جو تم ، ہو عارضۂ قلب کا علاج
دارالشفائے طیبہ سے لینا دوائے دل

یادِ الٰہ اس میں نہ در آئے کس طرح
پُر لطفِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر ہو خلائے دل

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پزیرائی کے لیے
آخر کو کام آئے گا صدق و صفائے دل

تُف اس پہ ، جس میں بس گئے پیرس ، گلاسگو
آیا نہ خاکِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ ، وائے دل

آماجگاہِ امن بنائیں حضور ﷺ اسے!
ملکِ عزیز کے لیے یہ ہے دعائے دل

مانوسِ طیبہ ہو گی وہ محمودؔ بالضرور
پہنچی جو عرشِ ربِّ جہاں تک صدائے دل

”پاٹ وہ، کچھ دھار یہ، کچھ زار ہم“

کرتے ہیں جب مصطفیٰ ﷺ سے پیار ہم
رحمت و رأفت کے ہیں حق دار ہم

کب کوئی شاعر ہیں یا فن کار ہم
صرف ہیں آقا ﷺ کے مدحت کار ہم

اہلِ ایماں ہیں، نہ کیوں کرتے رہیں
سیرتِ سرکار ﷺ کا پرچار ہم

پائیں گے سرکار ﷺ کو امداد گار
خوابِ غفلت سے تو ہوں بیدار ہم

جب توجہ ہو رسولِ پاک ﷺ کی
جا پہنچتے ہیں سرِ دربار ہم

دست بستہ، سر خمیدہ کیوں نہ ہوں
پائیں قبہ جب سرِ ابصار ہم

ہوں گے چل کے سنتِ سرکار ﷺ پر
صاحبِ کردار و نیک اطوار ہم

پائی تلقینِ نبی ﷺ تو ہو گئے
کفر سے، الحاد سے بیزار ہم

آگے غیرِ سرورِ کونین ﷺ کے
کس لیے کھولیں لبِ اظہار ہم

ہم شفاعت یاب ہوں گے حشر میں
ہیں جو مدحت گسترِ سرکار ﷺ ہم

آقا! (صلی اللہ علیک وسلم) پاکستان پر کیجے کرم
وحشت و دہشت سے ہیں دوچار ہم

ربط ہے محمود یہ سرکار ﷺ سے
وہ سخاوت کیش ہیں، نادار ہم

"عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں"

سرورِ کون و مکاں ﷺ کی تھیں ہنرور ایڑیاں
کر گئیں معراج کا رستہ منور ایڑیاں

خاک پر تھیں یا پہاڑوں پر تھیں یا تھیں عرش پر
ان کی تھیں ہر اوج ، ہر عظمت سے برتر ایڑیاں

بدر و اَحزاب و اُحُد میں استقامت کا نشاں
آسماں نے دیکھیں منصور و مظفر ایڑیاں

ظالموں کے واسطے لب پر دعائیں ہی رہیں
جب ہوئیں طائف میں ان کے خون سے تر ایڑیاں

گزریں جس جانب سے ، برساتی گئیں ابرِ کرم
التفات و شفقت و رحمت کی خوگر ایڑیاں

روکنے کو زلزلہ ، سرکار ﷺ کے اصحاب نے
سرزنش کرتی ہوئی دیکھیں جبل پر ایڑیاں

جان کر سرکار ﷺ کے قدمین کے اعجاز کو
چھا گئیں ہر اہل دل کے دل پہ بڑھ کر ایڑیاں

حدتِ محشر سے بچنا ہے تو ہے لازم کہ ہوں
نیچے سر اہلِ ولا کے ، ان کے اوپر ایڑیاں

مکہ سے چرخِ بریں تک اور دَنا کے قصر تک
کرتی جاتی تھیں سبھی رستے مسخر ایڑیاں

ان کے عکسِ خوش کو سر آنکھوں پہ رکھیں اہل عشق
جو بنی تھیں حوروں کے ماتھوں کا جھومر ایڑیاں

پہلے تو روح الامیں تھے ہم رکاب و ہم قدم
بعدِ سدرہ پھر رہیں خود اپنی رہبر ایڑیاں

کر گئیں پرنور ، جب سرکارِ والا ﷺ کی لگیں
بوقبیس و مروہ و ثور و صفا پر ایڑیاں

حشر کے ہنگام میں محمود ہوں گی لازماً
اہلِ ایماں جتنے ہیں ، ان سب کی یاور ایڑیاں

”اہلِ صراط روحِ امیں علیہ السلام کو خبر کریں“

لطف و کرم کسی پہ جو خیر البشر ﷺ کریں
قرآں کی آیتیں سبھی اس پر اثر کریں

جو پیرویٔ سرورِ کُل ﷺ میں بسر کریں
وہ لازماً مدینے کی جانب سفر کریں

پائیں گے لطفِ سرور و سرکارِ عالمیں
اسمِ نبی ﷺ کا ورد جو آٹھوں پہر کریں

سننا جو چاہیں حشر میں حرفِ ”اَنَــا لَھَـــا“
وردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ بشر کریں

غیرِ نبی کی مدح سے ہم لوگ کس لیے
فن کے محل کو ، قصرِ ہنر کو کھنڈر کریں

شب بھر ہوں لب پہ سیرتِ سرور کے واقعات
توفیق دے خدا تو اسی میں سحر کریں

موضوع جب ہو عظمتِ آقا حضور ﷺ کا
اس باب میں جو بات کریں بے خطر کریں

لمسِ قدومِ آقا ﷺ سے روشن ہوا ہے وہ
تحسین کا رخ کیوں نہ ہم سُوئے قمر کریں

دریا بہیں عطائے الٰہی کے اس طرف
اپنی توجہ سرورِ عالم ﷺ جدھر کریں

بوئے جو دل میں نخل مدیحِ حضور ﷺ کا
از راہِ لطف آپ ﷺ اسے بار ور کریں

”مَــا یَــنــطِــقُ“ کے تجھ پہ معارف اگر کھلیں
باتیں جو ہیں نبی ﷺ کی، ترے دل میں گھر کریں

مشکل بھی چاہے طاعتِ محبوبِ حق ﷺ لگے
سر معرکہ یہ اہلِ عقیدت مگر کریں

اس سمت ازدحام ہو اہلِ بہشت کا
روزِ نشور جس طرف آقا ﷺ نظر کریں

محمودؔ پہنچے شہرِ پیمبر ﷺ میں تُو، جونہی
تیرے حروفِ انس و عقیدت اثر کریں

”یادِ وطن ستم کیا، دشتِ حرم سے لائی کیوں“

حکمِ رسول بھول کر، آپس میں ہے لڑائی کیوں
کرتا ہے دوریاں شعار بھائی سے آج بھائی کیوں

دیں تو ملا حضور سے، ان سے ہو بے وفائی کیوں
ایسے رَسن سے جو بندھا، چاہے گا وہ رہائی کیوں

سرورِ کائنات آپ جب ہیں رءوف اور رحیم
غیروں کے آگے ہم کریں زخموں کی رونمائی کیوں

وہ جو نبی کے حکم کی کرتے نہیں متابعت
کرتے ہیں بدنصیب وہ دعویٔ پارسائی کیوں

مکہ پہنچ کے، تابشِ شہرِ نبی نہ پا سکا
تارِ شعاعِ مہر سے اس نے نظر چرائی کیوں

لطفِ نوازشات اگر سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کرے
میرے قریب آئے تو آئے کوئی برائی کیوں

محوِ پرستشِ مفاد ہوتے نہیں ہیں مومنین
بندہ جو ہو حضور ﷺ کا، وہ کرے خودنمائی کیوں

وہ جو قریب تر رہا زندگی بھر حضور ﷺ کے
اس میں اور اس کے حبیب میں ڈالے کوئی جدائی کیوں

پرچمِ حبِ مصطفیٰ ہاتھ میں رکھنے والے کی
رضواں درِ بہشت پہ کرے نہ پیشوائی کیوں

خاکِ مدینہ دیکھ کر چرخ کی سمت دیکھیں کیا
شہرِ رسولِ پاک سے کریں تو بے وفائی کیوں

کس لیے امتِ حضور ہو گئی مذنب و اثیم
سر پہ نحوستِ گناہ آج ہے اس کے، چھائی کیوں

ملک جو نامِ حضور پر ہم کو ملا ہے، اس میں بھی
عسرت نصیب عوام پر گرانی کی ہے چڑھائی کیوں

دستِ تصرفات میں جن کے سند تھی جیت کی
سوچیں تو، کفر و ظلم سے مات انھوں نے کھائی کیوں

مقتضیاتِ یومِ دیں اپنی اگر نظر میں تھیں
فسق و فجور کی بساط ہم نے یہاں بچھائی کیوں

وردِ درودِ مصطفیٰ کرتے ہیں جب شبانہ روز
اس کو فرشتے بھی کہیں ربّ کی نہ ہم نوائی کیوں

مرنا رشیدؔ کا وہاں چاہتے ہوں نہ گر نبی
دفنِ بقیع کی مرے دل کو لگن لگائی کیوں

''پھر کے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں''

اپنے حروف و لفظ کی عزت کوئی گنوائے کیوں
غیرِ رسولِ پاک کی مدح لبوں پہ لائے کیوں

بندۂ مصطفیٰ جو ہے، پیسے کو رب بنائے کیوں
جب تک نہ قلب ساتھ دے، نعتِ حضور گائے کیوں

امتی سارے حضور کے، بھائی ہیں سب تو ایک ہیں
بھائی جنھیں کہا گیا، سمجھیں انھیں پرائے کیوں

ڈریں وہ، جن کو بغض ہو سرورِ کائنات ﷺ سے
روزِ شمار سے درود خواں کو کوئی ڈرائے کیوں

ہنود سے اور یہود سے مومن کے کیا تعلقات
دشمنوں کا کیا دھرا، اہلِ ولا کو بھائے کیوں

جس کے ہو پاؤں کے تلے، روح الامیں کا پر بچھا
وہ جو ہے ذاکرِ حضور، پُل پہ وہ لڑکھڑائے کیوں

قلب و نگاہ و روح کا جس کو سکون چاہیے
کعبہ و طیبہ کے سوا، اور کہیں پہ جائے کیوں

امتی جو ہو حضور ﷺ کا، جس کو نبی سے پیار ہو
غیر خدا کے آگے وہ سرِ ادب جھکائے کیوں

سامنے جس کے بھی رہا، شاہِ زمن کا بوریا
جال تعیّشات کے، اپنے لیے بچھائے کیوں

ہونٹوں پہ ان کے بھی تو ہے کلمہ رسول پاک کا
سوچتا ہوں کہ سُن کے نعت، بندے وہ تلملائے کیوں

ٹھوکروں پر نہ کیوں رکھیں دشمنِ مصطفیٰ کو ہم
تختِ دل و نگاہ پر بندہ انھیں بٹھائے کیوں

دین سے منہ کو موڑ کر، طاعتِ آقا چھوڑ کر
کوئی رشیدؔ اپنا دل اور کہیں لگائے کیوں

"وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں"

وہ جو مدحت شعار پھرتے ہیں
دنیا میں باوقار پھرتے ہیں

جو گدائے درِ حضور ﷺ ہوئے
مایۂ افتخار پھرتے ہیں

حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے
آپ کے جاں نثار پھرتے ہیں

دور جو قریۂ حضور ﷺ سے ہیں
ہجر میں سوگوار پھرتے ہیں

"ویزا" جب تک نہ آئے طیبہ کا
از رہِ اضطرار پھرتے ہیں

جو خطائیں ہوئی تھیں ، ہم ان پر
طیبہ میں شرم سار پھرتے ہیں

طیبہ کو ہم چلے تو بے بس تھے
طیبہ سے کامگار پھرتے ہیں

سر پہ لے کر ترشحِ رحمت
طیبہ میں اشک بار پھرتے ہیں

گردِ مقصورۂ حبیبِ خدا ﷺ
از رہِ انکسار پھرتے ہیں

آبِ طیبہ حیات افزا ہے
پی کے بھی بے خمار پھرتے ہیں

جن کی منزل نہیں دیارِ حضور ﷺ
لوگ وہ بے مہار پھرتے ہیں

قریۂ مصطفیٰ ﷺ کی گلیوں میں
لطف کے خواستگار پھرتے ہیں

ثور و نور و اُحد ہی کے تینوں
آنکھوں میں کوہسار پھرتے ہیں

جن کے لب پر درودِ پاک نہیں
وہ تو دنیا میں خوار پھرتے ہیں

میرے آقا! مجھے بچا لیجے
اردگرد اپنے ، مار پھرتے ہیں

روحِ محمود میں شبانہ روز
طیبہ کے شہر یار ﷺ پھرتے ہیں

"ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں"

فضلِ نبی نے جذبے جب بے ریا دیے ہیں
ہم نے نقوش انا کے دل سے مٹا دیے ہیں

جن کو خدا نے اپنا محبوب کہ دیا ہے
سب انبیاء سے ان کو رتبے سوا دیے ہیں

دل پر ہوئے ہیں کندہ ، اصحابِ مصطفیٰ نے
اسباق اُنس ہم کو ایسے پڑھا دیے ہیں

عاصی درود پڑھتے میزاں کی سمت دوڑے
سرکار ﷺ نے جو دیکھا تو مسکرا دیے ہیں

روزِ حسابِ محشر محبوبِ کبریا ﷺ نے
پکڑے گئے تھے جتنے ، سارے چھڑا دیے ہیں

اللہ نے بلایا محبوب ﷺ کو ، تو ان کو
جو کونے کھُدرے خلوت کے تھے ، دکھا دیے ہیں

حسّان و بن رواحہ کے صدقے ، میرے رب نے
الفاظ نعت گووں کو خوش نوا دیے ہیں

مزرع میں دل کے ، پودے مداحِ نبی کے
ابرِ عطا و لطفِ رب نے اُگا دیے ہیں

منزل ہوئی ہے آساں جن سے ، رسول حق نے
بخشش کے وہ طریقے ہم کو بتا دیے ہیں

کہتے ہیں جو ، بشر ہیں سرکار صرف ، انھوں نے
اہلِ ولا کے دل پر آرے چلا دیے ہیں

نورِ نبی ﷺ نے ، جو ہے دراصل نورِ خالق
ذرّات شہرِ آقا کے جگمگا دیے ہیں

کاسے ، کٹورے ، پیالے لے کر نہیں پہنچتے
ان کے گداگروں کے ہاتھوں میں بادیے ہیں

احساس جب ہوا ہے ، مقصورہ سامنے ہے
سر زائروں نے اپنے ، فوراً جھکا دیے ہیں

رب نے ہے یوں دکھائی راہِ دیارِ سرور ﷺ
جنت کے سارے رستے پل میں دکھا دیے ہیں

جو مارتے ہیں منزل خالق کی معرفت کی
امت کو مصطفیٰ ﷺ نے وہ اولیاء دیے ہیں

احمد رضا کی نسبت محمود وہ ہے ، جس نے
آدابِ مدحِ سرور ﷺ مجھ کو سکھا دیے ہیں

”راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رُو محرم نہیں“

اس حوالے سے عقیدہ اپنا کیا محکم نہیں
معصیت کے زخم کا طیبہ میں کیا مرہم نہیں

دیکھ کر روضہ نبی ﷺ کا، آنکھ میں کیا نم نہیں
زائرِ خوش بخت کا عتبہ پہ کیا سر خم نہیں

کیا عوالم کے لیے رحمت نہیں ہے ان ﷺ کی ذات
کیا بنی آدم کے آقا ﷺ محسنِ اعظم نہیں

سورج ان کے پاؤں کو چومے تو ہوتا ہے طلوع
ہیں جدھر ان کے قدم، پورب ہے وہ، پچھم نہیں

بابِ جنت سے گزرنا اس کا مشکل ہے بہت
ہاتھ میں جس کے درودِ پاک کا پرچم نہیں

ہونا اپنا منحصر ہے مصطفیٰ ﷺ کے فیض پر
ہو نہ چشمِ لطفِ سرکارِ جہاں ﷺ تو ہم نہیں

ہوں نہ کیوں واضح مدیحِ مصطفیٰ کے سب نکات
بات کوئی ایک بھی اِس باب میں مبہم نہیں

جن کا تھا امداد گر اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ
وہ نہیں یوسف، نہیں ہیں نوح یا آدم نہیں؟

آنکھیں خیرہ کیوں نہ ہوں محمود نعتِ پاک سے
ضو چراغِ انس و الفت کی ذرا مدھم نہیں

''زمانہ حج کا ہے، جلوہ دیا ہے شاہدِ گل کو''

کوئی عرضی بھی پہنچانی ہوئی جب خالقِ کُل کو
مجرّب ہم نے سمجھا ہے پیمبر ﷺ کے توسّل کو

اَہم فرمایا آقا ﷺ نے قناعت کو، توکّل کو
رواداری کو ، الفت کو ، اخوت کو، تحمل کو

نہیں حبِّ نبی تو خلد تک کیسے رسا ہو گے
عبور آخر تمھیں کرنا پڑے گا راہ کے پل کو

اگر طیبہ کو جانے کی کوئی صورت نظر آئے
سمجھتا ہوں حرام اس میں تساہل کو ، تأمل کو

ہماری زندگی ناموسِ آقا ﷺ کی امانت ہے
ملی آقا ﷺ کی منظوری ہمارے اس تحوّل کو

لڑکپن سے درودِ مصطفیٰ سانسوں کی زینت ہے
ہے ناممکن کہ کوئی روک پائے اس تسلسل کو

کوئی مشکل پڑے ، دکھ ہو کوئی تو یاد کر لینا
حبیبِ خالقِ کل عالمیں کو ، سرورِ کل ﷺ کو

خدا نے آیۂ ''تِلْكَ الرُّسُلُ'' کہ کر رسولوں میں
مسلّم کر دیا سرکارِ والا ﷺ کے تفضّل کو

نہیں ممکن ، نظام سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ
قریب اپنے پھٹکنے دے تغیر کو ، تبدل کو

خیال آئے کبھی غیرِ رسول اللہ کا دل میں
تو سمتِ طیبۂ سرکار ﷺ دوڑانا تخیل کو

سر افرازی ملی تھی طاعتِ محبوبِ خالق میں
خدا جانے ، چُنا ہے کس لیے ہم نے تنزّل کو

جو کی سرتابی احکامِ رسولِ پاک سے ہم نے
بنایا ہے گلے کا ہار خود بڑھ کر تذلّل کو

جہاں محمود ذکرِ مدحِ سرکارِ دوعالم ﷺ ہو
وہاں منہ مت لگانا تم تجاہل کو ، تغافل کو

''یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو''

وردِ صلوات سکھاتا ہے جو رحماں ہم کو
لوگ کس طرح سمجھتے نہ مسلماں ہم کو

پایا لوگوں نے غزل کہنے سے نالاں ہم کو
نعت سنتے ہیں تو کہتے ہیں سخن داں ہم کو

مکہ مولد ہے نبی ﷺ کا تو ہے طیبہ مسکن
دونوں حرمت میں نظر آتے ہیں یکساں ہم کو

اپنے گھر آنے کی دیتا ہے اجازت خالق
جب مدینہ کا وہ پا لیتا ہے خواہاں ہم کو

ربِّ قدوس و مہیمن ہے کہ جس نے بخشا
لطفِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے ایماں ہم کو

ہیں رء وف اور رحیم آقا و مولا ﷺ ہم پر
دیکھ سکتے ہی نہیں آپ ﷺ پریشاں ہم کو

حبِ سرکار کی راہوں کے ہوئے ہیں راہی
کیوں ڈرائے کوئی خلجاں ، کوئی ہیجاں ہم کو

طیبہ کے عزم میں پڑھتے ہیں درودِ سرور
اس سفر کے لیے کافی ہے یہ ساماں ہم کو

رب کے محبوب ﷺ کی سیرت ہے نظر کے آگے
راس عصیاں کا ہو کیوں جامۂ عریاں ہم کو

خوف محشر کا نہیں ''صلِ علیٰ'' کے باعث
رُست گاری کا نظر آتا ہے امکاں ہم کو

کوئی مشکل نظر آتی ہی نہیں ہے مشکل
ذکرِ سرکار ﷺ ہے ہر درد کا درماں ہم کو

اپنے سرکار ﷺ کے مولود پہ ہم شاداں ہیں
یاد ہے خالقِ کونین جل جلالہ کا احساں ہم کو

روح کا طیر نہ لاہور میں پھر سے اُڑ جائے
قالبِ جاں کا ڈراتا ہے یہ زنداں ہم کو

چین لینے ہی نہیں دیتا ہے اپنے گھر میں
مسکنِ سرورِ کونین ﷺ کا ارماں ہم کو

قلب میں اپنے ہے محمود نبی ﷺ کی الفت
کیسے بہلائے گا ، پھسلائے گا شیطاں ہم کو

”حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو“

نعت کے باب میں جو کام بھی اِس کا دیکھو
اس میں محمود کو تم عجز سراپا دیکھو

دامنِ چشمِ محقّر ہی کو پھیلا دیکھو
دیکھنا روضۂ آقا ﷺ کو ہمارا دیکھو

اپنی آنکھوں کو سوئے عالم بالا دیکھو
پئے قدمین عقیدت کا نظارہ دیکھو

نجم و اسرا میں جو اہمیتِ اِسرا دیکھو
زیرِ عنوانِ بیاں متن کا اِخفا دیکھو

لوثِ ہر غیر سے رکھّو جو بچا کر اس کو
ماہِ طیبہ کی طرف دل کو ہُمکتا دیکھو

حق شناسائی پہ مائل جو نظر کو رکھّو
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا کاوشِ بے جا دیکھو

تذکرہ نورِ پیمبر ﷺ کا لبوں پر لاؤ
شبِ دیجورِ معاصی میں اُجالا دیکھو

دوستو! لاؤ تو ہونٹوں پہ درودِ سرور ﷺ
اپنے اعصاب کو احساس میں لپٹا دیکھو

ان کو اللہ کی رحمت کا دیا ہے مژدہ
اپنے بندوں پہ یہ اکرام نبی ﷺ کا دیکھو

حاضری شہرِ پیمبر میں جو دل سے چاہو
نقد کی آنکھ سے اندازِ خود آرا دیکھو

نٓ سورہ پہ اگر ڈالو نگاہِ غائر
ذکرِ سرکار ﷺ کو تم اعلیٰ و بالا دیکھو

ہاتھ جب رحمتِ غفار پکڑ لے اس کا
بندہ سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا دیکھو

میری قسمت میں سوا نعتِ نبی کے، کیا ہے
آپ چاہو تو مرے ہاتھ کی ریکھا دیکھو

ناک کی سیدھ میں کعبے سے اُدھر کو چلنا
یارو! میزاب کا جس سمت اشارہ دیکھو

کشتیٔ عترتِ آقا ﷺ کا سہارا پاؤ
قعر سے میچ لو آنکھوں کو، کنارہ دیکھو

اپنے سرکار ﷺ کے، محبوب خدائے کُل کے
پیار کا ذوق صحابہ رضی اللہ عنہم کا انوکھا دیکھو

اپنی جانوں پہ کوئی ظلم اگر کر بیٹھو
حرفِ ''جَـــــاءُوكَ'' پڑھواور سوئے طیبہ دیکھو

آنکھ جو دیکھنے والی ہو عطا مالک سے
سب عوالم میں پیمبر ﷺ ہی کا چرچا دیکھو

اور کسی شہر کی خواہش کو نہ پالو دل میں
جب بھی دیکھو تو مدینے ہی کا سپنا دیکھو

کوئی بد تخم جو توہین پیمبر ﷺ کی کرے
کیوں نہ تم قادری ممتاز کو بپھرا دیکھو

یاد محمودؔ مری اک یہ ہدایت رکھنا
جب صعوبت کوئی آئے ، سُوئے آقا دیکھو

''مصطفیٰ خیرالوریٰ ہو''

جب کوئی رب سے دعا ہو — ہونٹوں پر ''صَلِّ عَلٰی'' ہو
رب کے گر الطاف چاہو — اپنے آقا ﷺ سے وفا ہو
روح کو جب دھو لیا ہو — لب پہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہو
عتبہ پر جب تم رسا ہو — بند آنکھیں ، سر جھکا ہو
جب ملاقاتی قضا ہو — شہرِ سرور ﷺ کی فضا ہو
مدحِ آلِ مصطفیٰ ہو — فرض نسبت کا ادا ہو
رہنما جس کے ہوں آقا ﷺ — وہ ہمارا رہنما ہو
پہنچے آقا ﷺ سے خدا تک — تیری جو بھی التجا ہو
ذکر جس نے پائی رفعت — کیوں نہ وہ تسکین زا ہو
جانے افضل مصطفیٰ ﷺ کو — جس نے ''فَضَّلْنَا'' پڑھا ہو
جو ہیں مصداقِ فَتَرْضٰی — سامنے ان ﷺ کی رضا ہو
وہ جو محبوبِ خدا ﷺ ہیں — ان کی رحمت کو سراہو!

اس کو سانسوں میں بسا لو | ذکرِ سرور ﷺ جاں فزا ہو
سنتِ سرکار ﷺ یہ ہے | تختِ شاہی بوریا ہو
خدشہ کیا محشر کا اس کو | جس کو اُن ﷺ کا آسرا ہو
جس کا قسمت ہاتھ پکڑے | طیبہ تک بس وہ رسا ہو
رب تمھارا بھی تھا شاہد | عہدِ اوّل کے گواہو!
جو رضا جُو ہو نہ ان کا | اس سے تو خالق خفا ہو
مت کہے اپنا سا ان کو | جس کو کچھ خوفِ خدا ہو
بخت میں محمود میرے | سرورِ دیں ﷺ کی ردا ہو

"پل سے گزارو، راہ گزر کو خبر نہ ہو"

پہنچو مدینے اِس طرح ، گھر کو خبر نہ ہو
یوں ہو مسافرت کہ سفر کو خبر نہ ہو

حسِ بصر سے قبہ رسا ہو قلوب تک
ہر چیز دیکھو اور نظر کو خبر نہ ہو

اسماءِ مصطفیٰ ﷺ کو تم تسبیح پر رکھو
اِس مشغلے کی شام و سحر کو خبر نہ ہو

شعر و ادب اساس سے بیگانہ ہوں گے کیوں
نعتوں سے کیسے علم و خبر کو خبر نہ ہو

شق القمر کے رجعتِ خُور کے بیان سے
تاباں ہو روح ، شمس و قمر کو خبر نہ ہو

کچھ اِس طرح حضور ﷺ کے در تک رسا ہوں میں
طائر نہ دیکھیں ، جِنّ و بشر کو خبر نہ ہو

توفیق دے جو دید پیمبر ﷺ کی کبریا
یوں دیکھو تم کہ نورِ بصر کو خبر نہ ہو

یارب! رسائی ہو مری طیبہ میں اِس طرح
اِس حاضری کی آٹھوں پہر کو خبر نہ ہو

کہتے ہیں --- نعت صرف ترنم فروز ہو
فن تک نہ بات پہنچے ، ہنر کو خبر نہ ہو

ہم ہوں نہ کیسے لطفِ پیمبر سے مستفیض
بادِ عطا چلے تو شجر کو خبر نہ ہو؟

کیوں عازمینِ حج کو یہ کہتے ہیں بے ضمیر
کعبے تو پہنچو ، طیبہ نگر کو خبر نہ ہو

تم درمیانِ قعرِ نبی ﷺ کو پکارنا
نکلو گے بچ کے یوں کہ بھنور کو خبر نہ ہو

محمودؔ وردِ ''صَلِّ عَلٰی'' تو اگر کرے
ممکن نہیں ہے یہ کہ اثر کو خبر نہ ہو

''پل سے گزارو، راہ گزر کو خبر نہ ہو''

سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت جدھر نہ ہو
اس سمت لطفِ ربِ جہاں کی نظر نہ ہو

چھوڑا غزل کو، نعت کیوں جانِ ہنر نہ ہو
ہو کس طرح کہ رات کی آخر سحر نہ ہو

آپس میں ہیں نبی ﷺ کے کہے پر محبتیں
کیوں عادتوں میں نفرتِ شرّ و ضرر نہ ہو

پرواز جس کی ہو پرِ ''صَلِّ عَلٰی'' کے ساتھ
ممکن نہیں کہ ایسی دعا میں اثر نہ ہو

وہ در بدر ذلیل ہو دنیا میں ہر جگہ
جس شخص کا مدینے کی جانب سفر نہ ہو

رب اور نبی میں دوری کا منظر دکھائے گی
جب تک نگاہ دیدۂ فطرت نگر نہ ہو

وہ امن کے پیام بر آقا ﷺ سے دور ہے
بندہ خلافِ ظلم اگر سینہ سپر نہ ہو

دیکھے وہ عکسِ گنبدِ سرکار ﷺ کس طرح
حاصل جسے سلیقۂ حسنِ نظر نہ ہو

ممکن ہے ، وہ رسا ہو مدینے شبانہ روز
طیرِ خیال و فکر جو بے بال و پر نہ ہو

شاہد ہیں جب نبی ﷺ تو گزرتی ہے ہم پہ جو
امکان ہے کہاں ، انھیں اس کی خبر نہ ہو

بے فائدہ ہیں ربِّ جہاں کی عبادتیں
ان میں اگر عقیدتِ خیر البشر ﷺ نہ ہو

شاہِ مدینہ شرک کے ماحی ہیں جب تو کیوں
آبِ مدینہ بادۂ وحدت اثر نہ ہو

محمودؔ ہے شفاعتِ سرور ﷺ پہ جب یقیں
کیوں ہم کو بے نیازئ خوف و خطر نہ ہو

''عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی''

شاہ کارِ رب جو ہے صورت رسول اللہ کی
کاشفِ اسرار ہے سیرت رسول اللہ کی

صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے اللہ نے
خاص کی ہے رحمت و رافت رسول اللہ کی

صرف نبیوں میں سے بھی محبوبِ رب سرکار ہیں
اس میں یکتائی ہے اور وحدت رسول اللہ کی

فن کی ہے معراج ممدوحِ الٰہی کی ثنا
مومنیت کی اساس الفت رسول اللہ کی

صرف ان کو ہی کہا اللہ نے اپنا مطیع
وہ جو کرتے پائے ہیں طاعت رسول اللہ کی

ہم کو کردارِ پیمبر ﷺ کے ذریعے سے ملی
خیر کی ، احسان کی دعوت رسول اللہ کی

رہروانِ راہِ عشق و اُنس اصحابِ حضور
دیکھ پائے حشمت و شوکت رسول اللہ کی

مرحبا شقران و سالم اور عدّاس و بلال
وہ کہ جو کرتے رہے خدمت رسول اللہ کی

قادری ممتاز و علم الدین غازی کو سلام
جن کے تھی پیشِ نظر حرمت رسول اللہ کی

سر جھکاؤ ، آنکھیں نیچی رکھو اور عزت کرو
سامنے ہو جب کوئی نسبت رسول اللہ کی

صاحبِ خلقِ عظیم آقا ﷺ کے رستے پر چلو
ہر قدم ہو سامنے سیرت رسول اللہ کی

جب ہدایاتِ پیمبر ﷺ سے کیا صَرفِ نظر
دہر میں رسوا ہوئی امت رسول اللہ کی

زندگی سے قبر تک شیخین رضی اللہ عنہما ہمراہی رہے
پا گئے یوں حشر تک سنگت رسول اللہ کی

ان سا زیرک اور دانا اور اہلِ علم کون
جن پہ ظاہر ہو گئی حکمت رسول اللہ کی

بخشش امت کا وعدہ ساتھ لے آئی رشید
خلوتِ اللہ سے رجعت رسول اللہ کی

”عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی“

نازشِ بزمِ دنا صورت رسول اللہ کی
اے تعالی اللہ ، یہ رفعت رسول اللہ کی

شان تو دیکھو ذرا حضرت رسول اللہ ﷺ کی
ہے کلام اللہ میں مدحت رسول اللہ کی

طاقِ دل پر یادِ طیبہ کے دیے روشن ہوئے
غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسول اللہ کی

ارتعاشِ برقِ الفت کیوں نہ ہو اعصاب میں
خلوتِ دل میں جو ہو جلوت رسول اللہ کی

قلعۂ تشکیک ثابت ریت کی دیوار ہو
جب نظر آئے تجھے قدرت رسول اللہ کی

لطفِ سرکارِ دوعالم ﷺ ہے خدا کی معرفت
اور احسانِ خدا بعثت رسول اللہ کی

ماہ و انجم روزنِ شب سے اسے جھانکا کریں
خواب میں جو دیکھ لے صورت رسول اللہ کی

بیشتر اشیاءِ عالم پر تصرّف ہو نصیب
ہو کرم فرما اگر رحمت رسول اللہ کی

خالقِ ہر دوجہاں کی دید ہی سمجھوں گا میں
ہو اگر حاصل مجھے رؤیت رسول اللہ کی

قاسم اس کے آپ ہیں، معطی ہے خلاقِ جہاں
کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسول اللہ کی

آبلہ پایانِ الفت کو ہوئی منزل نصیب
تھا کرم اللہ جل جلالہ کا، نصرتِ رسول اللہ کی

رہنما محمودِ روزِ حشر تک انسان کو
یا کلامِ حق ہے یا سنت رسول اللہ کی

"قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی"

قصرِ الفت میں جو آقا ﷺ نے خود آرائی کی
شکل بھی لے چکی پوشیدگی پیدائی کی

پائی طیبہ میں نہ طاقت جونہی گویائی کی
آنکھ نے اپنے تئیں اس جگہ دانائی کی

بڑھ کے خود حضرتِ رضواں نے پزیرائی کی
سید و سرورِ کونین ﷺ کے شیدائی کی

فعل جب آپ خدا کا ہے نبی ﷺ کی خاطر
کوئی حد ہی تو نہیں ذکر کی اونچائی کی

سجدہ ریزی میں عجب لطف ملا ہے مجھ کو
جب بھی محرابِ تہجد میں جبیں سائی کی

کوئی جابر رضی اللہ عنہ سے جو یہ پوچھ سکے تو پوچھے
کیسی سرکارِ دوعالم ﷺ نے مسیحائی کی

شبِ اسرا میں ملاقاتِ محبت طے تھی
کب فقط یہ تھی ملاقات شناسائی کی

جا پہنچتا تو ہوں ہر سال نبی ﷺ کے در پر
حد تو ہوتی ہی ہے آخر کو شکیبائی کی

جان سکتا ہی نہیں کوئی حقیقت ، لوگو!
نعتِ سرکار ہیں جاہ ﷺ کی پہنائی کی

چترِ رحمت کا تنا حشر میں اس کی خاطر
بات تھی ان ﷺ کے محب ، ان کے تمنائی کی

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے جو میں نے کی ہے
ہر گزارش کی پیمبر ﷺ نے پزیرائی کی

کیوں نظر تیری طرف آقا و مولا ﷺ کرتے
جب مدد تو نے نہ کی دوست! کسی بھائی کی

آپ کو علم ہے آقا! کہ ستم رانوں نے
کس قدر ملکِ خداداد میں مہنگائی کی

”سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے“

کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عشق میں اپنا کہوں تجھے

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیؐ سخا سرشت
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے

اے ربِّ کائنات! یہ تجھ پر دلیل ہے
آقا ﷺ کی رفعتوں کا شناسا کہوں تجھے

اے دوست! میں بلائیں نہ لوں کس طرح تری
جب میں نبیؐ پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے

اے ہم نفس! درودِ نبی ﷺ میں جو ہو مگن
نورِ پیمبری کا تجلا کہوں تجھے

اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے ملے
تیری قسم ہے ، دائماً ”جینا“ کہوں تجھے

تو ہے علو نصیب ، مرے توسنِ خیال!
مدحت گرِ دیارِ مدینہ کہوں تجھے

جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے

اِس درجہ تو حسین ، دل آویز اس قدر!
عشقِ رسول! حسنِ سراپا کہوں تجھے

خاطر میں تو کسی کو جو لاتا نہیں ذرا
اے دل! نہ کیوں حضور ﷺ کا بندہ کہوں تجھے

سرکار ﷺ کا مقام تو ہے ماورائے عرش
روح الامیں! فقط ''فلک پیما'' کہوں تجھے

گر تو رسا حقیقتِ سرکار ﷺ تک نہ ہو
عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے

دیکھے جو سرزمینِ مدینہ کو تو فقط
غضِّ بصر میں چشمِ تماشا کہوں تجھے

طیبہ کو جا رہا ہے ، عقیدت نہیں ہے ساتھ
زائر نہیں ، میں سائرِ طیبہ کہوں تجھے

بے شک تو گھر خدا جل جلالہ کا تھا ، حرمت نشان تھا
لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قبلہ کہوں تجھے

آوازۂ مدیحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
محمودؔ پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے

''دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے''

دینِ آقا ﷺ سے جو وفا نہ کرے
اس کو انسان رہنما نہ کرے

بندہ آقا ﷺ کی سمت رُخ رکھّے
سُوئے طاغوت اِعتنا نہ کرے

جائے انساں مدینے علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ہر بار
اور کسی شہر کو چلا نہ کرے

جو درودِ نبی ﷺ اہم سمجھے
فرض وہ کیسے یہ ادا نہ کرے

پڑھنے والا کلامِ خالق کا
کس لیے رخ سوئے حرا نہ کرے

جس نے ربِّ نبی کو مان لیا
غیر کے آگے وہ جھکا نہ کرے

جب نہ ہوں آگے فیصلے ان ﷺ کے
آدمی کوئی فیصلہ نہ کرے

قاسم آقا ﷺ تو معطی خالق جل جلالہ ہے
بھولیں اس کو کبھی ، خدا نہ کرے

پہلے "صلِ علیٰ" پڑھے انساں
یہ نہ پڑھ پائے تو دعا نہ کرے

دنیوی نفع کے لیے بندہ
کفر و باطل سے رابطہ نہ کرے

ایک پتھر ہے ، دل نہیں اس کا
نعت سن کر جو "واہ وا" نہ کرے

پائے آقا ﷺ سے بندہ جو ، اس کا
یوں کھلے عام تذکرہ نہ کرے

یادِ طیبہ علیٰ ساکنہا الصلوٰۃ والسلام جسے علیل کرے
ایسا بیمار تو دوا نہ کرے

حمد و نعتِ حضور ﷺ کا شاعر
غیرِ سرکار کی ثنا نہ کرے

کام آقا ﷺ کا ہے عطا کرنا
بندہ وہ کیا ہے ، جو خطا نہ کرے

آئے موقع تو حفظِ حرمت میں
امتی کیسے حوصلہ نہ کرے

بندہ سنت پہ مصطفیٰ ﷺ کی چلے
پائے دکھ بھی مگر گلہ نہ کرے

جس میں نعتِ نبی ﷺ رشیدؔ نہ ہو
دم وہ مسلم کبھی بھرا نہ کرے

"ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے"

شعر سب نعت کے فنکاروں کے
پھول ہیں اُنس کے گلزاروں کے

جانشیں آقا ﷺ کے جو خلفاء رضی اللہ عنہم ہیں
رتبے افضل ہیں انھی چاروں کے

کیسے مہتابِ رسالت کے تھے
جمگھٹے چاروں طرف تاروں کے

وہ ہیں عمّار و بلال و مصعب رضی اللہ عنہم
حوصلے دیکھ وفاداروں کے

بوعبیدہ و علی و خالد رضی اللہ عنہم
نام تھے آپ ﷺ کے سالاروں کے

جن میں آقا ﷺ کے قدم آئے تھے
جاؤں قربان میں ان غاروں کے

ثور مکہ میں ، اُحُد طیبہ میں
یہی سرکردہ ہیں کہساروں کے

دینِ سرور ﷺ میں ضروری ٹھہرے
ربط گفتاروں کے ، کرداروں کے

کیوں ہدف ہوں نہ نبی ﷺ کے ذاکر
ابرِ الطاف کی بوچھاروں کے

مسجد آقا ﷺ کی! مرا دل قرباں
اس کے دروازوں کے ، دیواروں کے

جن سے رہتی ہیں نگاہیں روشن
ایسے نظّارے ہیں میناروں کے

دستگیر آقا و مولا ﷺ خود ہیں
سب حضوری کے طلب گاروں کے

منتظر خلد میں رضواں ہوں گے
جنسِ الفت کے خریداروں کے

نام ہیں غوث و معین و داتا رحمۃ اللہ علیہم
مئے عرفان کے سرشاروں کے

بر میں نکلی نہ جو حبِّ آقا ﷺ
پیچ کھل جائیں گے دستاروں کے

جن کو بھاتی نہیں مدحِ سرور ﷺ
وہی مصداق ہیں پھٹکاروں کے

ان کے محمودؔ نبی ﷺ ہیں ناصر
جو مددگار ہیں ناداروں کے

”پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے“

جب قدم اپنے سوئے میزاں اٹھاتے جائیں گے
ہم درودِ پاک کی گنتی بڑھاتے جائیں گے

امتی ان کے ، اندھیروں کو مٹانے کے لیے
شمعیں آقا ﷺ کی محبت کی جلاتے جائیں گے

ہم جنھیں پائیں گے چلتا سنتِ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
اپنی آنکھیں ان کے قدموں میں بچھاتے جائیں گے

جدّہ سے جائیں گے مکہ اور پھر شہرِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
یہ سفر کرتے ہوئے سر کو جھکاتے جائیں گے

ہوں گے حاضر آگے جس دم عتبۂ سرکار ﷺ کے
اشک ہم اپنی خجالت کے بہاتے جائیں گے

حمد و نعت اور منقبت اصحاب رضی اللہ عنہم کی کہتے ہوئے
شاعرانِ نغز گو گلشن کھلاتے جائیں گے

زندگی کی راہ سے اسم پیمبر ﷺ کے طفیل
الجھنوں کو، اڑچنوں کو ہم ہٹاتے جائیں گے

ذکرِ سرور ﷺ کرتے پائیں گے فرشتے جن کو بھی
ان کو اسنادِ رہائی وہ تھماتے جائیں گے

معصیت کارانِ امت کی طرف محشر میں آپ ﷺ
دیکھتے جائیں گے اور ان کو چھڑاتے جائیں گے

ان کی بینائی کو خطرہ کس طرح ہو گا کہ جو
خاک آنکھوں سے مدینے کی لگاتے جائیں گے

حشر میں محمود یوں ہوں گے اکٹھے نعت گو
نعتیں سنتے جائیں گے، نعتیں سناتے جائیں گے

"چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے"

سرِ عتبہ دامن کو پھیلانے والے
ہیں فی الوقت ہر ایک شے پانے والے

درودِ پیمبر ﷺ کو اپنانے والے
ہیں خوشبوئے الفت کو پھیلانے والے

"سراج منیر" ان کو رب نے کہا ہے
پیمبر ﷺ ہیں ہر شے کو اُجلانے والے

حصارِ عنایاتِ خالق میں آئے
دیارِ پیمبر ﷺ میں سب آنے والے

معاصی کی حدت سے ہم بچ بچا کر
ہیں روضے کی چھاؤں میں ستانے والے

ضیایابِ ماہِ نبوت ہیں تو کب
نجوم ہدایت ہیں گہنانے والے

وہ ہیں حشر تک ساتھ اپنے نبی ﷺ کے
کہ شیخین رضی اللہ عنہما ہیں پختہ یارانے والے

جہانوں کو ہر شے جہاں سے ملی ہے
ہیں سب کچھ اسی در سے ہم پانے والے

درِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ پائیں گے ٹکڑا
زر و مالِ دنیا کو ہتھیانے والے

شفاعت سے آقا ﷺ کی ، محروم ہوں گے
عبادات پر اپنی ، اِترانے والے

نبی ﷺ سے مدد مانگو ہر ابتلا میں
وہ سب الجھنوں کے ہیں سلجھانے والے

قیادت میں جو عجز کی ، آئے طیبہ
وہی تو ہیں قصرِ انا ڈھانے والے

میں قدموں میں ان کے ، بچھاتا ہوں نظریں
وہ بندے جو طیبہ کو ہوں جانے والے

نظر آئے مقصورۂ مصطفیٰ ﷺ پر
جو لفّاظ تھے ، ہیں وہ ہکلانے والے

وظیفہ نہ "صلِ علیٰ" جن کا ہو گا
وہی ہوں گے محشر میں پچتانے والے

نظر رکھیں محمود لطفِ نبی ﷺ پر
جو نغماتِ مدحت کو ہیں گانے والے

"کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے"

سانس کی آمد و شد عطر شمامہ کیا ہے
گلبنِ جاں میں مدینے کی یہ پُروا کیا ہے

کیا کہوں ، خاک عرب سے مرا رشتہ کیا ہے
کس کو بتلاؤں کہ مفہومِ تمنا کیا ہے

خواب میں جس کو ہو اک بار زیارت ان ﷺ کی
دنیا کیا چیز ہے اس کے لیے ، عقبیٰ کیا ہے

گرد بیٹھی ہے غمِ ہجر نبی ﷺ کی دل پر
نقشِ غم چہرۂ احساس پہ ابھرا کیا ہے

پردہ در خود ہی پسِ پردۂ حیرت نکلا
میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے ، یہ پردہ کیا ہے

آج تک ہے کوئی محروم بقیعِ اقدس
بیکسی ہائے تمنا کا یہ نقشہ کیا ہے

میں ، کئی ماہ ہوئے ، طیبہ نہیں پہنچا ہوں
مجھ سے پوچھو کہ مرا درد سے رشتہ کیا ہے

دوستو! دہر کے ٹھکرائے ہوؤں کا آخر
ارضِ طیبہ کے سوا اور ٹھکانا کیا ہے

مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبت ان کی
میں جھکا سوئے مدینہ تو کسی کا کیا ہے

چشمِ عبرت بھی نگوں سار ہے ، شرمندہ ہے
امتی احمدِ مختار ﷺ کا کیا تھا ، کیا ہے

معصیت کوش اداؤں کو تو دیکھو محمودؔ
لبِ اخلاص پہ الفت کا یہ دعویٰ کیا ہے

"مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ﷺ ہے"

صرف نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی شعر کا معیار ہے
مدحِ آقا ﷺ جب نہیں تو شاعری بے کار ہے

نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا صاحبِ کردار ہے
جو محب ان کا نہیں ہے ، وہ ذلیل و خوار ہے

ذرّۂ خاکِ مدینہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطلعِ انوار ہے
اور فضائے شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ گل بار ہے

قربتِ قبہ میں جو مینار ہے ، ضو بار ہے
جھلملاتا اس میں نورِ حق سرِ ابصار ہے

التفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ یمِ زخّار ہے
جس کے آگے صفر میرا نکبت و اِدبار ہے

رحمتِ حق سے وہ نا امید ہو سکتا نہیں
بندۂ محبوبِ خالق ﷺ خلد کا حق دار ہے

عاملِ "صَلِّ عَلٰی اَحمد ﷺ" جو ہے، اس شخص پر
ابرِ لطف و رحمتِ سرکار ﷺ کی بوچھار ہے

حرفِ "مَا یَنطِق" سے واضح ہوگئی ہے حیثیت
ہر حدیثِ سرورِ عالم ﷺ بقا آثار ہے

مادحان و نعت گویانِ نبی ﷺ وہ لوگ ہیں
جن سے سب اہلِ صفا، اہلِ ولا کو پیار ہے

خواہشِ باغِ بہشتِ پاک میں محمود کو
گنبدِ سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سبزی دعوتِ دیدار ہے

"اٹھا دو پردہ، دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے"

بقیع غرقد کی دیں سکینت کہ بندہ اک اضطراب میں ہے
یہی تو محمود کی گزارش حبیبِ رب ﷺ کی جناب میں ہے

ہر ایک الفت سے بڑھ کے الفت حبیبِ خالق سے ہے ضروری
طرازِ عنواں کی شکل میں یہ رقم ولا کی کتاب میں ہے

جو خوبصورت دکھائی دیتا ہے چاند دنیا کو، اس کا باعث
نبی ﷺ کی انگشت کا اشارہ ہے جو دلِ ماہتاب میں ہے

ریاضِ جنّہ کا ایک روضہ ہے منزلِ آخرِ عقیدت
درود خوانی میں منہمک ہوں، قدم طریقِ صواب میں ہے

اسی سے پھیلیں سکینتیں بھی، محبتیں بھی، مسرتیں بھی
یہی حقیقت تو ہے جو میرے حضور ﷺ کے انقلاب میں ہے

مقامِ محمود پر وہاں کے، زیارت آقا ﷺ کی ہم کو ہوگی
نوید اپنے لیے خوشی کی قیامِ روزِ حساب میں ہے

پڑھیں یہ بقرہ کی اور ضحیٰ کی سُوَر میں ، اہل ولا ہیں جتنے
رضا نبی ﷺ کی اہم تریں ہے، لکھا یہ امّ الکتاب میں ہے

ہیں جتنی بیماریاں جہاں کی، یہیں سے ان کی شفا ہے ممکن
صلاحیت اس قدر مدینے کے آب میں ہے، تُراب میں ہے

ہَوا معطر حدیثِ سرکار ہر جہاں ﷺ سے یہ پائی میں نے
پسینہ میرے حضور ﷺ کا ہے کہ جس کی خوشبو گلاب میں ہے

محبت آمیز سارے القاب رب نے محبوب کو دیے ہیں
علاوہ سرور کے، سارے نبیوں کا اسم ذاتی خطاب میں ہے

علی رضی اللہ عنہ کی آشوبِ چشم نے یہ الم گزیدوں کو نسخہ بخشا
ازالہ ہر ایک درد و غم کا حبیبِ حق کے لعاب میں ہے

کلنک چہرے پہ حکم عدولی کا لے کے پیشِ نبی نہ ہم ہوں
تمتہ یہ، تکملہ یہ تحریر دینِ حق کے نصاب میں ہے

ملے گی تعبیر ان کو پروردگارِ عالم سے ، یہ یقیں ہے
رسولِ رحمت رسولِ آخر ﷺ کا شہر جس جس کے خواب میں ہے

ہمارے آقا، خدا کے محبوب ﷺ نے ہمیں دی ہے یہ ہدایت
تقاضا ایمان کا ہمارے ، برائی سے اجتناب میں ہے

یہ حمدِ رب کی رشید محمود مجھ پہ واضح عنایتیں ہیں
سخن طرازی میں نعت سرکار ﷺ کی جو یہ انتخاب میں ہے

''عرش کی عقل دنگ ہے، چرخ میں آسمان ہے''

بندہ ہے جو حضور کا ، نعت میں تر زبان ہے
چاہے وہ ہے ادھیڑ عمر ، بچہ ہے یا جوان ہے

ایسی خدا کے فضل سے ، اس کے نبی کی شان ہے
رب کے ہیں قدرداں نبی ، ان کا وہ قدردان ہے

اوڑھے ہوئے ردائے عفو ، پلٹے گا اس کا فرد فرد
سوئے مدینۃ النبی ﷺ رواں جو کاروان ہے

جو ہیں درود خواں ، وہی امنِ جہاں کے ہیں سفیر
اہلِ ولا کا دہر میں بس یہی خاندان ہے

جس جا نہیں ہے ان کا نام، اس جا بھی ذکر انھی کا ہے
دیکھو کلام رب میں تو نعت کا عُنفوان ہے

ان کے حضور ہیں قبول ساری نیازمندیاں
ہستی رسولِ پاک ﷺ کی امت پہ مہربان ہے

ذکرِ خدا ہے جس جگہ، ذکرِ حضور ﷺ ساتھ ہے
دینِ خدائے پاک میں صلوٰۃ ہے یا اذان ہے

"صلِ علیٰ" کے پھول ہیں ہاتھوں میں ہر زبان کے
پیشِ حضورِ پاک ﷺ یہ مدح کا ارمغان ہے

ان کا جو ہم رکاب تھا، سدرہ پہنچ کے رک گیا
رب سے ملے نبی مگر، اس جا جو لامکان ہے

ان کا مقام، ان کی مدح، ان کی رضا کا، دوستو!
رب کے کلامِ پاک میں جگہ جگہ بیان ہے

نقشِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے ہوئے مستفید سب
ہیں وہ کواکبِ فلک، مہر یا کہکشان ہے

حاضری کا شرف تو گو اب کے نہ پا سکا رشیدؔ
اس کا مدینے کی طرف صبح و مسا دھیان ہے

"شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے"

وردِ درودِ پاک میں ہر شب سحر کی ہے
عادت بفضلِ رب یہ مری عمر بھر کی ہے

خوش بخت وہ نگاہِ الٰہی میں آ گیا
حکمِ نبی ﷺ پہ زندگی جس نے بسر کی ہے

راہِ ثنائے سرورِ عالم ﷺ کھلی ملی
لگتا ہے، رہنمائی جنابِ خضر کی ہے

غیرِ نبیؐ پاک کی جس نے بھی کی ثنا
اس نے عمارت اپنے ہنر کی کھنڈر کی ہے

غفراں نصیب معصیت زدگان سب ہوئے
سرکار ﷺ نے نگاہِ شفاعت جدھر کی ہے

تخلیق دو جہان کیے رب نے، ساروں کو
رحمت محیط حضرتِ خیر البشر ﷺ کی ہے

جو سر خمیدہ طیبہ میں ہے، سر بلند ہے
اس جا پہ سرفگندگی ہر کرّ و فر کی ہے

تھامی کُدال سنتِ آقا ﷺ کی جس نے بھی
اس نے زمینِ معصیت زیر و زبر کی ہے

دنیا کے شہر جس قدر بھی دیدہ زیب ہوں
سب سے اہم تو حاضری طیبہ نگر کی ہے

ہر بندۂ حضور ﷺ چلا اتباع میں
کب اس نے اس میں کوئی اگر اور مگر کی ہے

انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کے اثر سے ہے خوش نما
جو آج آسمان پہ صورت قمر کی ہے

اسماءِ مصطفیٰ ﷺ کا وظیفہ ہے روز و شب
تفریق اس میں کب سفر کی یا حضر کی ہے

بندہ مطیعِ اصدقِ عالم ﷺ رہا کرے
بس زندگی یہی ہے جو اک دیدہ ور کی ہے

کی آبیاری نعتِ نبی ﷺ کے نہال کی
روزِ نشور جس کی ضرورت ثمر کی ہے

ہے خاکِ طیبہ میں مری تدفین کی دعا
اللہ و مصطفیٰ ﷺ سے گزارش اثر کی ہے

دہشت پسندوں کا جو کریں گے قتال آج
ان کو نوید آقا ﷺ سے فتح و ظفر کی ہے

محمود کیا ہے لعل و جواہر کی حیثیت
یادِ نبی ﷺ میں آنکھوں میں آمد گہر کی ہے

"شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے"

یخ بستگی حضر کی ہے، حدت سفر کی ہے
پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ، یہ خواہش مقر کی ہے

دل کو ہے آنحضور ﷺ کی یادوں سے واسطہ
یہ بات ایک دن کی نہیں، عمر بھر کی ہے

آنکھیں ہوں ان کی یاد کے پانی سے باوضو
پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے

امداد کے لیے جو پکارے حضور ﷺ کو
حاجت ہی ایسے شخص کو کیا چارہ گر کی ہے

حدت میں معصیت کی جھلستا ہوں رات دن
خواہش جو ہے تو سایۂ دیوار و در کی ہے

گہرے سمندروں میں ملے ساحلِ مژہ
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں خواہش گہر کی ہے

خیر البشر ﷺ کے عشق و محبت کی لاگ ہو
لاریب احتیاج یہ روحِ بشر کی ہے

محبوبِ کبریا ﷺ کے محبّوں پہ طعنہ زن
رہتی ہے جب، تو عقل سیانی کدھر کی ہے

---ق---

حالت چھپی ہوئی کوئی سرکار ﷺ سے نہیں
دنیا میں کیفیت جو یہ سب شور و شر کی ہے

بدحال ہیں، مسلماں جہاں بھی جہاں میں ہیں
اور اپنے ملک میں بھی تو حالت سقر کی ہے

ایسے میں اور کس سے مدد ہم طلب کریں
محمود ان ﷺ کے در سے تمنا ظفر کی ہے

"گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے"

عنایت یہ مرے سرکار کی مجھ پر مثالی ہے
مصیبت آ رہی تھی جو مری جانب، وہ ٹالی ہے

وہاں کی حاضری اپنے نتائج میں نرالی ہے
مدینے میں حضوری نے مری قسمت اُجالی ہے

یہ میری زندگی محبوبِ خالق نے بچا لی ہے
جو گرنے والی تھی قعرِ مذلت میں، سنبھالی ہے

وہی خوش بخت ہے اور زندگی اس کی مثالی ہے
نمونے کے لیے جس کو نبی کی خوش خصالی ہے

یہ مضرابِ نیاز و عجز، سازِ اُنس جب چھیڑا
تو میں نے شاعری سب پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے

مجھے پایا ہمیشہ رحمتِ سرور کی بانہوں میں
فرشتوں نے مری جب زندگی ساری کھنگالی ہے

چراغِ مدحت آقا مرے ہونٹوں پہ جلتا ہے
مری قسمت کی یہ فضلِ خدا سے، نیک فالی ہے

قدومِ مصطفیٰ میں زندگی کی شام آ جائے
یہ حسرت میں نے اک مدت سے اپنے دل میں پالی ہے

ردائے عفو و احسانِ پیمبر لے کے پلٹے گا
ہر اک خوش بخت جو طیبہ کی گلیوں میں سوالی ہے

قبولِ خاطرِ آقا ﷺ ہوئی ہے عاجزی میری
کھڑا ہوں دست بستہ، سامنے روضے کی جالی ہے

ہمیں مجبوری و دوری نے بے بس کر کے رکھا تھا
مدینے میں پہنچ کے ہم نے ہر حسرت نکالی ہے

تضرّع سے ہیں بے گانہ نمازیں اپنی، اے آقا!
اذانیں ہو رہی ہیں، پر حلاوت کب بلالی ہے

نہیں ہجرِ مدینہ سے فقط محمودؔ متاثر
یہی دیکھا گیا، پوشاک کعبے کی بھی کالی ہے

”اندھیری رات ہے غم کی، گھٹا عصیاں کی کالی ہے“

حبیبِ خالقِ کون و مکاں کی خوش جمالی ہے
بقولِ جبرئیلِ پاک علیہ السلام جس کی بے مثالی ہے

خدا نے زندگی جو پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے
ہمارے جذبۂ عشقِ نبی ﷺ کی نیک فالی ہے

بھرا ملتا ہے اس کا گھر بھی، دل بھی اور دامن بھی
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ جو بندہ سوالی ہے

رہے وہ شادماں اپنی غلامیٔ پیمبر ﷺ پر
وہ جس خوش بخت کی رنگت بفضلِ حق بلالی ہے

نظر میں جھلملایا شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
جونہی سوچا کہ کیوں پوشاک تک کعبے کی کالی ہے

اطاعت اس کو کہتے ہیں، تتبّع نام ہے اس کا
جہاں میں لطفِ سرور سے ہے جتنی خوش خصالی ہے

مدحِ غیرِ آقا وجہِ تنغیصِ طبیعت ہے
درودِ پاک سے میری طبیعت کی بحالی ہے

سخاوت ان ہی بختوں کی بھرتی ہے مرے گھر کو
مری نسبت گدایانِ درِ آقا ﷺ سے عالی ہے

ہر اک عقدہ کُشائی کو تعلق ہے اسی جا سے
مدینے میں پہنچ کر ہم نے ہر حسرت نکالی ہے

کوئی بتیس بار اس کی زیارت کر کے ہے آیا
زمیں طیبہ کی، خوابوں میں کسی کی دیکھی بھالی ہے

عزیزانِ گرامی! تم تو واقف ہو، بتاؤ تو
مری عرضی رسولِ پاک ﷺ نے کس وقت ٹالی ہے!

نظر آئے کہ کتنی نعتیں کس شاعر نے لکھی ہیں
زمیں شعر و ادب کی بس اسی خاطر کھنگالی ہے

میں تدفینِ بقیعِ پاکِ طیبہ کا شرف پا لوں
یہی حسرت تو ہے میری کہ جو نازوں کی پالی ہے

کوئی بدبخت مجھ کو روکتا ہے نعت کہنے سے
مرے جذبات و احساسات کی یہ پائمالی ہے

قلم محمود کا ہے جس پہ صبح و شام، روز و شب
نبی ﷺ کی خوش جمالی ہے، تو رب کی ذوالجلالی ہے

"انبیاء کو بھی اجل آنی ہے"

لطفِ خالق کی فراوانی ہے | لب پہ آقا ﷺ کی ثنا خوانی ہے
رکھّی صفّہ پہ جو پیشانی ہے | سوچ وجدانی ہے، ایمانی ہے
عاملِ "صلِّ علیٰ" رہتا ہوں | یہ مقدر کی درخشانی ہے
لامکاں قصر ہے، شب ہے روشن | رب کے محبوب ﷺ کی مہمانی ہے
درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑے پانا | یہ گدائی ہے کہ سلطانی ہے!
اس کے محبوب ﷺ کا عرفاں پا کر | ذات رحمان کی پہچانی ہے
حفظِ ناموسِ رسولِ آخر ﷺ | اس کا تو ربِّ جہاں، بانی ہے
ان ﷺ کو محبوب خدا کا جانیں | یہ ہدایت ہمیں قرآنی ہے
دل مرا فضلِ نبی ﷺ کے باعث | محبسِ اُنس کا زندانی ہے
ان ﷺ کو شاہد جو بنایا رب نے | یہی امت کی نگہبانی ہے
ذکرِ سرکار ﷺ ہے وجہِ بہجت | نعت اعزازِ سخن دانی ہے
سادگی اپنے نبی ﷺ کی دیکھو | فقر میں وقرِ جہاں بانی ہے

اصل ہے طاعتِ سرور ﷺ کرنا
صرف لفّاظی تو آسانی ہے

شاتم آقا ﷺ کا، نہ بچ پائے گا
زندہ گر جذبۂ ایمانی ہے

جس سے اسلام رہے گا زندہ
عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی قربانی ہے

ہیں نبی ﷺ آپ جو تیرے ناصر
کیوں تجھے کوئی پریشانی ہے

رب کو اور اس کے نبی ﷺ کو ہے بقا
باقی جو چیز ہے، وہ فانی ہے

یادِ سرکار ﷺ سے غافل رہنا
دلِ انسان کی ویرانی ہے

مُتّبِع ہم جو نہیں آقا ﷺ کے
کیسا یہ طرزِ مسلمانی ہے

جاتے رہنا ہے مدینے ہر سال
دل میں احقر نے یہی ٹھانی ہے

اوڑھنا خاکِ بقیعِ اقدس
میری حسرت ہے اور امکانی ہے

محوِ مداحیٔ آقا ﷺ رہنا
فکرِ محمود کی جولانی ہے

”نہ عرش ایمن، نہ اِنّیْ ذَاھِبٌ میں میہمانی ہے“

نبی کے شہر میں دریائے رحمت کی روانی ہے
یہاں کی حاضری بے شبہ وجہِ شادمانی ہے

سبب تحویلِ قبلہ کا کلام اللہ میں پڑھ لو
حبیبِ پاک کی اکثر مرے مالک نے مانی ہے

یہاں خاکی و نوری کی نہیں تفریق، سچ یہ ہے
نہیں فانی نبی، باقی تو ہر اک چیز فانی ہے

فلک کے چاند تارے رشک کی نظروں سے تکتے ہیں
نبی کے شہر کی مٹی میں ایسی ضو فشانی ہے

جو باقی تھیں ملاقاتیں، خدا جانے کہاں پر تھیں
ملاقاتِ رجب ربّ و نبی کی لامکانی ہے

براہِ راست اثر کرتی ہے جو روح و دل و جاں پر
عجب آب و ہوا حرمینِ اطہر کی سہانی ہے

سرِ شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے قبۂ اخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام
زمینِ طیبۂ سر سبز کی پوشاک دھانی ہے

نگاہِ التفاتِ سرورِ عالم ﷺ اگر پاؤں
بقیعِ پاک میں تدفین کی احقر نے ٹھانی ہے

وہی حاکم ہے موجوداتِ عالم کی فضاؤں کا
وہ جس کے دل پہ محبوبِ خدا کی حکمرانی ہے

محبت آلِ سرور اور اصحابِ پیمبر رضی اللہ عنہم کی
دلِ مومن میں ہے، ساری عقیدت کی کہانی ہے

درِ آقا پہ ان کو دست بستہ، باادب دیکھو
ہیں جتنے نعت گستر، ان کی یہ ہم داستانی ہے

کہا کرتی ہے دنیا مصطفیٰ ﷺ کو برزخِ کبریٰ
میانِ عبد و رب یہ حیثیت جو درمیانی ہے

ضروری دین کی تفہیم کی خاطر حدیثیں ہیں
مفاہیمِ کلامِ رب کی ان میں ترجمانی ہے

دوگونہ ہے عذاب، اس سے ہمیں چھٹکارا مل جائے
ہمارے ملک میں سرکار! دہشت ہے، گرانی ہے

مرا محمود گھر بھر ہے درودِ پاک کا عامل
ہماری لطفِ خالق سے یہ عادت خاندانی ہے

''سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے''

قرآنِ الٰہی میں سرور ﷺ کی بڑائی ہے
اللہ نے شان ان کی دنیا کو دکھائی ہے

ہر عقدۂ لاینحل کی عقدہ کشائی ہے
یہ ''صلِ علیٰ'' ہے جو ہر دکھ کی دوائی ہے

رحمت کی گھٹا سر پر ان لوگوں کے چھائی ہے
میلاد کی محفل جن بندوں نے جمائی ہے

جنت کی طلب ان کے نزدیک نہ آئی ہے
وہ، عتبۂ آقا ﷺ تک جن جن کی رسائی ہے

افلاک نے دیکھا، وہ آقا ﷺ کا فدائی ہے
ممتاز نے الفت یوں آقا ﷺ سے نبھائی ہے

محبوب ﷺ کی آمد سے آباد تو کی خلوت
تفصیل مگر اس کی خالق نے چھپائی ہے

بندوں کے لیے لائے سرکار ﷺ جو خالق سے
دنیا کی بھی اس دیں سے فی الاصل بھلائی ہے

ہیں زیست میں انساں کی ، متنوّع کئی گوشے
ہر پہلو سے آقا ﷺ نے دی راہنمائی ہے

جب عدل کی جکڑن میں آئیں گے سبھی بندے
پائیں گے شفاعت جو ، صرف ان کی رہائی ہے

جھکنے نہ دیا رب نے سر میرا کسی در پر
ذکر آقا ﷺ کا سنتے ہی گردن جو جھکائی ہے

محشر کے فرشتوں نے کی نعت سماعت تو
بخشش کی سند ہم کو فی الفور تھمائی ہے

سوچو تو حقیقت میں دنیا کی شہنشاہی
سرکارِ دوعالم ﷺ کے کوچے کی گدائی ہے

ہم دُور ہیں اپنے سے ، سرکار کے قریے کی
مہجوری ہے جس دن سے ، جس دن سے جدائی ہے

تسلیم رسالت میں گنجائشِ شک کیسی
بدبخت روّیوں میں ، کیوں جانے ، ڈھٹائی ہے

عمر اپنی غزل گوؤ! سوچو تو ذرا خود پر
کیوں غیرِ پیمبر ﷺ کی مدحت میں گنوائی ہے

محمود تعلق ہے دوطرفہ پیمبر ﷺ کا
مالک ہے خدا ان کا ، مملوک خدائی ہے

”حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے“

جان و دل سے ان کی مدحت کیجیے
نعت کہنے کو ریاضت کیجیے

طاعتِ خالق ﷻ کی نیّت کیجیے
مصطفیٰ ﷺ کی جب اطاعت کیجیے

دشمنانِ دیں سے نفرت کیجیے
اور نبی والوں کی سنگت کیجیے

ذکر کرتے جائیے سرکار ﷺ کا
سب دلوں پر یوں حکومت کیجیے

حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرتے ہوئے
دوسروں پر آپ سبقت کیجیے

کس لیے مدحت نبی ﷺ کے غیر کی!
کس لیے اعمال غارت کیجیے

لازمی ہے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ
اس حوالے سے تو غیرت کیجیے

مانیے قائد رسولِ پاک ﷺ کو
سب ملل کی یوں قیادت کیجیے

کیجیے ناراض مت سرکار ﷺ کو
ظالموں کی مت وکالت کیجیے

یہ ہے ارشادِ حبیبِ کبریا ﷺ
مت کسی کی آپ غیبت کیجیے

کیوں تساہُل جانبِ شہرِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
طیبہ جانے کو تو عجلت کیجیے

موند کر آنکھوں کو روضہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھیے
دل کی آنکھوں سے زیارت کیجیے

آئے جس جانب سے آوازِ درود
اس طرف رُوئے سماعت کیجیے

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری زید مجدہ

کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- ظہور نور مصطفیٰ ﷺ
- میلادالنبی --- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
- رفعت شانِ رفعنا لک ذکرک
- ختم نبوت
- افضلیت مدینہ منورہ
- ارمغان محبت (نعتیہ کلام)
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبّ اہل بیت
- بلال باکمال رضی اللہ عنہ
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- چندروز مصر میں (سفرنامہ مصر)
- سفرمحبت (حصہ اول) ---- بصیرپور شریف سے بغداد معلیٰ تک
- ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر ---
  (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
- بہشتی دروازہ
- امام بخاری رحمہ اللہ الباری
- حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
- استاذ ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
- امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
- صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت باباجی ابوالنور محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- وقت کی قدر کیجئے
- حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات مدینہ

ترتیب وتدوین

- فتاوٰی نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو -- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)
- خطبات نوریہ
- سترہ تقریریں
- میلادالنبی ﷺ
- میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

ISBN 969-9079-27-4

فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیرپور (اوکاڑا)